مسلسل اشاعت کے 56 سال

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۴ جلد: ۲۳ | اپریل 2019 رجب المرجب ۱۴۴۰

- چھبیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر
- حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- رفع سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم
- قادیانیت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں
- حضرت مولانا بشیر احمد فاضل پوریؒ کی یادیں

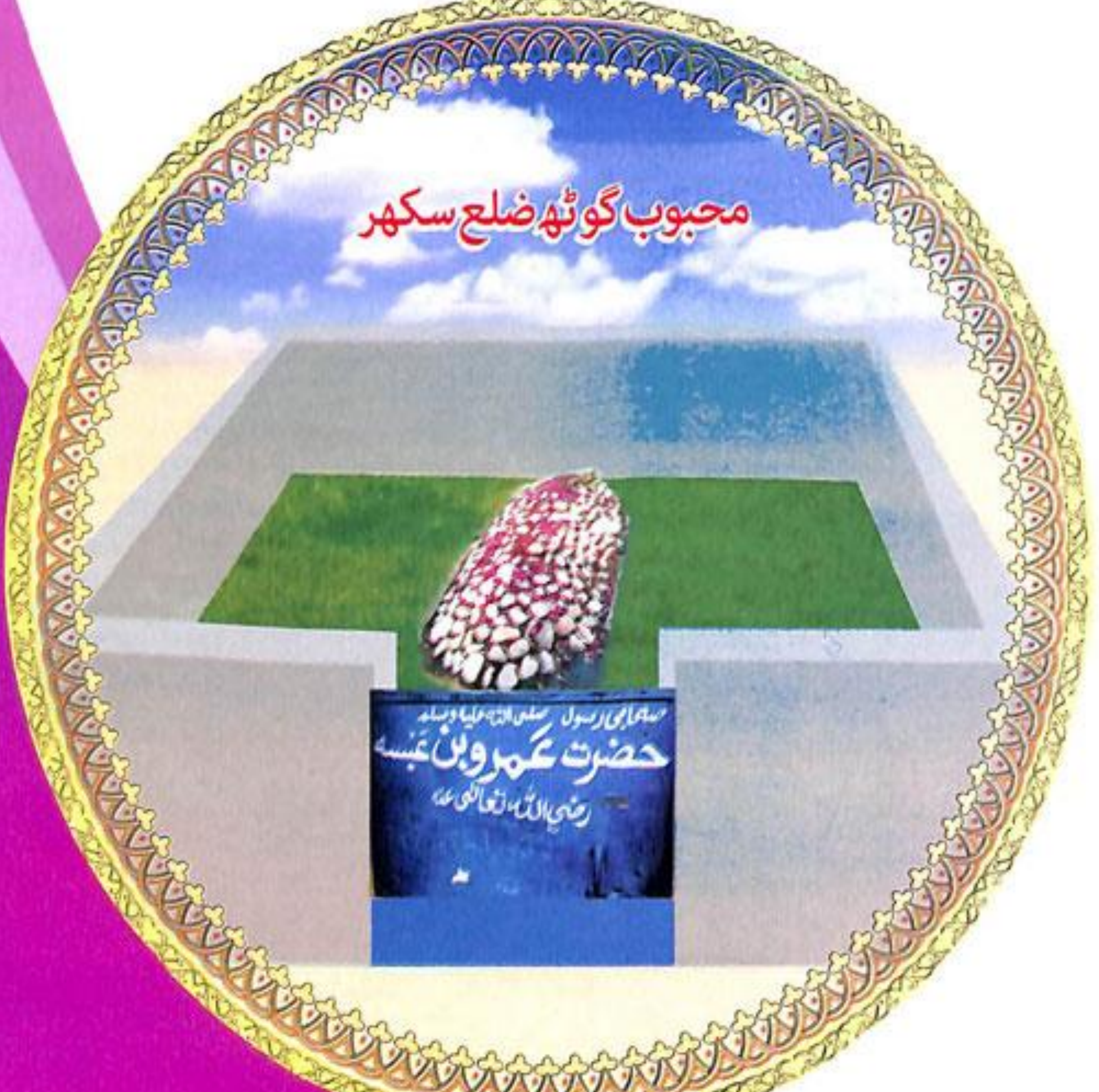

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۴ جلد : ۲۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان۔
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0300-4304277

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

چھبیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	03

مقالات ومضامین

سرورکائنات ﷺ کے حضور (نعت شریف)	حضرت عاصی کرنالی رحمۃ اللہ علیہ	07
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (قسط نمبر:2)	حافظ خلیل الرحمٰن راشدی	08
مؤمن وکافر کی روح کا نکلنا	مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار رحمۃ اللہ علیہ	13
بیوی کے شوہر پر حقوق......احادیث کی روشنی میں	مولانا عبدالصمد ہالیجوی	16
بیمار کی عیادت کی سنتیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	20
حضور خاتم النبیین ﷺ کی سنت پر عمل	مولانا محمد احمد بہاولپوری	22

شخصیات

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو ہدیہ تبریک	ادارہ	23
حضرت مولانا بشیر احمد فاضل پوری رحمۃ اللہ علیہ کی یادیں	مولانا اللہ وسایا	24

ردقادیانیت

رفع سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور وفات نبی کریم ﷺ پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم	مولانا عبدالحکیم نعمانی	34
قادیانیت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں	مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	36
جناب چوہدری غلام نبی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	39
حسینہ واجد کی سرکار قادیانیوں کا سالانہ جلسہ منسوخ کرنے پر مجبور	احمد نجیب زادے	42

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	44
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	46
مسافران آخرت	ادارہ	57

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

چھبیسواں سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس چناب نگر

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

ہر سال کی طرح اس سال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ’’وفاق المدارس العربیہ پاکستان‘‘ کے امتحانات کے اختتام سے متصل ۶ رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۳ راپریل ۲۰۱۹ء سے رب کریم کی توفیق سے ’’مدرسہ جامعہ عربیہ ختم نبوت‘‘ مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ میں ۲۶ واں سالانہ بیس روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کا آغاز ہورہا ہے۔

فتنہ قادیانیت کی ابتداء ہندوستان کی سرزمین سے ہوئی، جہاں پر اکابرین امت نے اس فتنہ کو نیست ونابود کرنے کے لئے اپنی تمام تر خداداد صلاحیتیں اس کے لئے وقف کردیں۔ چونکہ فتنہ قادیانیت کی پشت پناہی ہندوستان پر قابض انگریز کر رہے تھے، اس لئے علماء کرام اور عوام الناس کو مسلمانوں کے ایمان اور عقیدہ کے تحفظ کے لئے بہت بڑی قربانی دینی پڑی۔ فتنہ قادیانیت نے جس رنگ وروپ، جس زبان و انداز اور جس طریقہ کار سے امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، علماء امت نے اسی انداز میں فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کی اور امت کے ایمان وعقیدہ پر دن، رات پہرہ دیا۔ مرزا غلام قادیانی اور پھر اس کے بعد حکیم نور الدین اور بشیر الدین محمود نے مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے اور انہیں دین اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے۔ ان کے مربیوں نے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا رخ کیا تو علماء کرام نے بھی اسی رخ اور سمت میں ان کا مقابلہ کیا۔ اسکولز اور کالجز میں پڑھنے والے مسلمان طلباء کے علاوہ عام مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے متعلق علمی وعملی آگاہی دینے کے علاوہ اسی رخ پر ان کی تعمیری ذہن سازی کی۔ نوجوان نسل کسی بھی ملک وملت کا بہترین اور مضبوط ترین سرمایہ ہوتی ہے، اس کو تعمیری اور فکری ذہن دینا یہ اصل کامیابی ہے۔

اسی فارمولے کو اپناتے ہوئے علماء ختم نبوت کے سرخیل صدر المدرسین، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات ؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، حضرت مولانا خدابخشؒ جیسے عظیم المرتبت بزرگوں نے تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے امت کو باخبر رکھنے کے لئے کورس منعقد کرانے کا اہتمام کیا۔

چناب نگر کی سرزمین پر منعقد ہونے والا یہ ’’تحفظ ختم نبوت کورس‘‘ اسی سلسلہ کی کڑی ہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ’’ملتان‘‘ اور پھر وہاں سے منتقل ہوکر چناب نگر میں جاری وساری ہے۔ رب کریم اس کو قیامت تک جاری وساری رکھنے کی توفیق مرحمت فرماتے رہیں۔ تاکہ یہ کورس امت مسلمہ کے ایمان وعقیدہ کا تحفظ اور علوم نبوت کے پھیلنے کا ذریعہ بنتا رہے۔

کورس کے آغاز سے ہی حسب سابق ماہرین فن، اساطین امت، بزرگان دین، اس کورس میں تدریس کے فرائض انجام دیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی محمد انور اکاڑوی، مولانا منیر احمد منور، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا قاضی محمد ابراہیم اٹک، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا شاہد ندیم، مولانا محمد احمد، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد اسحق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، جناب محمد متین خالد لاہور اور جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ جیسے حضرات اساتذہ کرام اور اکابر کے بیانات واسباق ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

کورس میں عقیدہ ختم نبوت، جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ورفع ونزول، امام مہدی علیہ الرضوان کی پیدائش وظہور، فتنہ دجال کا خروج، مرزا غلام قادیانی کی زندگی، حجیت حدیث، فرق باطلہ کا شافی وافی تقابلی جائزہ، اتحاد امت، اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان، اصحاب رسول کی تقدیس وتطہیر، فتنہ گوہر شاہی، ڈاکٹر جاوید احمد غامدی، ڈاکٹر ذاکر نائیک اور ایسے بیسیوں اہم ترین عنوانات پر بہت ہی سیر حاصل اور پرمغز دلائل وبراہین سے لیکچر ہوں گے، تاکہ ہر آنے والا طالب علم دلائل سے آراستہ وپیراستہ ہو کر جب اپنے مستقر کو لوٹے تو دل کی دنیا تحفظ ختم نبوت کے مشن سے آباد ہو اور یہ دلائل اس کے دل کی کھیتی کو صاف وشفاف پانی مہیا کرتے ہوئے اسے تروتازہ، سرسبز وشاداب اور نکھرا ہوا رکھیں۔

کفر واسلام کا مسئلہ اتنا دقیق مسئلہ ہے کہ اس پر بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کورس میں آپ کو یہی پڑھایا جاتا ہے کہ قادیانیت کا کفر اتنا کھلا کفر ہے کہ نصف النہار کی مانند واضح ہے۔ اس میں تشکیک پیدا کرنا، ان کے کفر کو ہلکا کرنا بجائے خود نقصان کا باعث ہے۔ تمام جماعتیں، تمام ادارے جو بھی اپنی اپنی جگہ دین کا کام کررہے ہیں۔ سب جسد واحد کی طرح ہیں۔ ایک دوسرے کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کے کام کی تحسین کرنی چاہئے۔ لیکن ناک کو کبھی آنکھ کی جگہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ نقصان ہوگا۔

تحدیث بالنعمۃ کے طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ملک عزیز پاکستان میں ردِّ قادیانیت کے موضوع پر بہت سے کورس منعقد ہوتے ہیں مگر جو خصوصیات اور امتیازات اس کورس کو حاصل ہیں وہ شاید ہی کسی اور کورس میں موجود ہوں۔ یہ بات تو وہی بتلا سکتے ہیں جن دوستوں نے کہیں اور سے بھی کورس کیا ہو اور اس کورس میں بھی شریک رہے ہوں۔ کورس میں مرحلہ وار تین امتحان منعقد ہوں گے، پہلے ہفتہ میں ''قادیانی شبہات کے جوابات'' جلد اول، دوسرے ہفتہ میں جلد دوم اور تیسرے ہفتہ میں جلد سوم کے پرچے لئے جائیں گے۔ کامیاب طلباء کرام میں اسناد اور مجلس کی مطبوعات میں سے منتخب کتب کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔ امتحانات کے ساتھ ساتھ حسب سابق طلباء کے مابین تقریری مقابلے بھی منعقد ہوں گے، امتحانات اور تقریری مقابلہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو مزید کتب سے بھی نوازا جائے گا۔ ہر سال تین وقت کھانا، دو وقت قہوہ اور چائے، ٹھنڈا پانی، ڈسپنسری اور جنریٹر سمیت دیگر اہم ترین سہولیات کا مہمانان رسول کے لئے اہتمام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال ایک ہزار کے لگ بھگ مدارس، جامعات اور اسکولز و کالجز کے طلبا شریک ہوئے۔

گزشتہ سال کے تجربہ کے بعد اس سال کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ:

۱...... گزشتہ سال کورس میں شرکت کرنے والے حضرات اس سال مزید رفقاء کو تیار کر کے بھجوائیں۔ خود تشریف نہ لائیں۔

۲...... اس سال کا داخلہ گزشتہ سال کی کمپیوٹرائزڈ فہرستوں کی چھان بین کے بعد ہوگا۔ تاکہ گزشتہ سال شریک طلبا اس سال دوبارہ شرکت نہ کرسکیں۔

۳...... اس سال حاضری کے بعد تعلیم کے آغاز پر ہی تمام کمروں کو مقفل کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے مستقل حضرات کی ڈیوٹی لگائی جائے گی۔

۴...... سبق کے دوران ادارہ کے تمام گیٹ بند کر دیئے جائیں گے۔ کسی نے باہر جانا ہو تو تحریری اجازت نامہ مجاز اتھارٹی سے حاصل کئے بغیر باہر نہیں جاسکیں گے۔

۵...... دو ٹائم کی حاضری کے علاوہ گاہے بگاہے معمول سے ہٹ کر بھی حاضری لی جائے گی۔ تاکہ شرکاء کی اسباق میں غیر حاضری کا کوئی چانس باقی نہ رہنے دیا جائے۔

۶...... رول نمبر کے اعتبار سے ہر دس ساتھیوں پر مشتمل گروپ بنائے جائیں گے۔ ان کے امیر مقرر کئے جائیں گے۔ جو اپنے رفقاء کی حاضری کی رپورٹ دیتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ! اس سے نظم مزید بہتر ہو سکے گا۔

کورس کے پہلے دن سے آخر تک تعلیم کے ساتھ ساتھ شرکاء کورس کو تقریر اور مناظرہ کی تربیت اور

تحدیث بالنعمۃ کے طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ملک عزیز پاکستان میں ردِ قادیانیت کے موضوع پر بہت سے کورس منعقد ہوتے ہیں مگر جو خصوصیات اور امتیازات اس کورس کو حاصل ہیں وہ شاید ہی کسی اور کورس میں موجود ہوں۔ یہ بات تو وہی بتلا سکتے ہیں جن دوستوں نے کہیں اور سے بھی کورس کیا ہو اور اس کورس میں بھی شریک رہے ہوں۔ کورس میں مرحلہ وار تین امتحان منعقد ہوں گے، پہلے ہفتہ میں ''قادیانی شبہات کے جوابات'' جلد اول، دوسرے ہفتہ میں جلد دوم اور تیسرے ہفتہ میں جلد سوم کے پرچے لئے جائیں گے۔ کامیاب طلباء کرام میں اسناد اور مجلس کی مطبوعات میں سے منتخب کتب کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔ امتحانات کے ساتھ ساتھ حسب سابق طلباء کے مابین تقریری مقابلے بھی منعقد ہوں گے، امتحانات اور تقریری مقابلہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو مزید کتب سے بھی نوازا جائے گا۔ ہر سال تین وقت کھانا، دو وقت قہوہ اور چائے، ٹھنڈا پانی، ڈسپنسری اور جنریٹر سمیت دیگر اہم ترین سہولیات کا مہمانان رسول کے لئے اہتمام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال ایک ہزار کے لگ بھگ مدارس، جامعات اور اسکولز و کالجز کے طلبا شریک ہوئے۔

گزشتہ سال کے تجربہ کے بعد اس سال کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ:

۱...... گزشتہ سال کورس میں شرکت کرنے والے حضرات اس سال مزید رفقاء کو تیار کر کے بھجوائیں۔ خود تشریف نہ لائیں۔

۲...... اس سال کا داخلہ گزشتہ سال کی کمپیوٹرائزڈ فہرستوں کی چھان بین کے بعد ہوگا۔ تاکہ گزشتہ سال شریک طلبا اس سال دوبارہ شرکت نہ کرسکیں۔

۳...... اس سال حاضری کے بعد تعلیم کے آغاز پر ہی تمام کمروں کو مقفل کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے مستقل حضرات کی ڈیوٹی لگائی جائے گی۔

۴...... سبق کے دوران ادارہ کے تمام گیٹ بند کر دیئے جائیں گے۔ کسی نے باہر جانا ہو تو تحریری اجازت نامہ مجاز اتھارٹی سے حاصل کئے بغیر باہر نہیں جاسکیں گے۔

۵...... دو ٹائم کی حاضری کے علاوہ گاہے بگاہے معمول سے ہٹ کر بھی حاضری لی جائے گی۔ تاکہ شرکاء کی اسباق میں غیر حاضری کا کوئی چانس باقی نہ رہنے دیا جائے۔

۶...... رول نمبر کے اعتبار سے ہر دس ساتھیوں پر مشتمل گروپ بنائے جائیں گے۔ ان کے امیر مقرر کئے جائیں گے۔ جو اپنے رفقاء کی حاضری کی رپورٹ دیتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ! اس سے نظم مزید بہتر ہوسکے گا۔

کورس کے پہلے دن سے آخر تک تعلیم کے ساتھ ساتھ شرکاء کورس کو تقریر اور مناظرہ کی تربیت اور

سرورِ کائنات ﷺ کے حضور

حضرت عاصی کرنالی رحمۃ اللہ علیہ

اے شاہ دو عالم! شہ شاہان دو عالم
اے مرکز ارواح فدایان دو عالم

یہ دین دو عالم ہے یہ ایمان دو عالم
تم سرور کونین ہو تم جان دو عالم

ہر ذرہ عالم ہے گلستان دو عالم
اے سلسلۂ رحمت سلطان دو عالم

جب زلف رسالت کو مشیت نے سنوارا
سلجھا گئی گیسوئے پریشان دو عالم

وہ شمع نبوت کی نکھرتی ہوئی کرنیں
ہیں مطلع انوار شبستان دو عالم

حاصل ہے مجھے سایۂ دامان محمد
اب میں نہیں وابستہ دامان دو عالم

اس کے در اقدس کا ہوں میں ذرہ خوش بخت
وہ ذات جو ہے مہر درخشان دو عالم

سردار عرب، شاہ عجم، خواجۂ گیتی
توقیر جہاں، فخر زمان شان دو عالم

اللہ کا بندہ ہے تو اللہ نگہبان
اللہ نگہبان، تو نگہبان دو عالم

دیوانگی عشق کی شوکت پہ ہوں مغرور
دامن میں لئے چاک گریبان دو عالم

بھیگے ہوئے گیسوئے نبیؐ ابر گہر بار
ہنستا ہوا چہرہ چمنستان دو عالم

صرف ایک نظر ہے سرو برگ چمن زیست
صرف ایک تبسم سروسامان دو عالم

وا ہیں لب ارشاد تو کونین کی روداد
چپ ہے نگہ پاک تو عنوان دو عالم

سینے کے شراروں میں نہاں برق کے کوندے
آنکھوں کے ستارے مہ تابان دو عالم

امڈی ہوئی آنکھوں کے گہر دولت دارین
اٹھے ہوئے ہاتھوں کی دعا جان دو عالم

ہو دور تو ہے فاصلہ تا حد قیاسات
ہو پاس، تو نزدیک رگ جان دو عالم

یہ پرورش عام، یہ فیضان عمومی
کیا شان ہے اے خاصۂ خاصان دو عالم

عاصؔی کو بھی اک گوشۂ محفل ہو عنایت
اے زیب وہ مسند ایوان دو عالم

(ماہنامہ الصدیق ملتان ربیع الاوّل ۱۳۷۱ھ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قسط نمبر:2 حافظ خلیل الرحمٰن راشدی: سیالکوٹ

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال

سن ہجری کا تیرھواں برس تھا۔ جمادی الاخریٰ کا مہینہ تھا۔ سردی بہت زیادہ تھی۔ اتوار کا دن تھا۔ آپ نے غسل کیا۔ سردی کی وجہ سے بخار (نمونیا) ہوگیا۔ بڑھاپے کی وجہ سے قوت مدافعت نہ تھی۔ اس لئے بخار مسلسل پندرہ دن چڑھتا رہا۔ ہر چند علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بیمار پرسی کرنے والے لوگ عرض کرتے: حضرت! آپ کسی ماہر طبیب کو بلا کر مشورہ لیتے تو اچھا ہوتا۔ آپ فرماتے: میں نے مشورہ لیا ہے۔ حضور وہ کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ فرماتا ہے: ’’افعل ما اشاء میں جو چاہوں گا کروں گا۔‘‘ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی ہوں۔

تمام صحابہ کرامؓ کو اس سے سخت تشویش تھی۔ عیادت کے لئے آتے رہتے تھے۔ لیکن چونکہ حضرت عثمانؓ پڑوس میں ہی رہتے تھے اس لئے صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ تیمارداری کا شرف انہی کو حاصل ہوا۔

جانشین کا انتخاب

لیکن بیماری کی اس شدت کے باوجود کیا مجال تھی کہ امور خلافت وامامت اور مسلمانوں کے اہم معاملات کی طرف سے بے توجہی برتی جاتی۔ اس وقت سب سے اہم معاملہ آپ کی جانشینی تھا۔ آپ کے سامنے وقت کا اہم سوال تھا کہ اگر خود کسی کی نامزدگی نہیں کرتے ہیں تو اندیشہ ہے کہ فتنہ وفساد ہو اور نامزدگی کریں تو کس کی؟ ایک سے بڑھ کر ایک معدن اسلام کا لعل وگوہر تھا۔ اگرچہ آپ کا ذاتی رجحان حضرت عمرؓ کی طرف تھا۔ لیکن اکابر صحابہؓ سے مشورہ اور ان کی رائے معلوم کئے بغیر اس کا اعلان نہیں کر سکتے تھے۔ سب سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آئے تو ان سے یہ گفتگو ہوئی۔

حضرت ابوبکرؓ: عمرؓ کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟

حضرت عبدالرحمٰنؓ: آپ مجھ سے ایک ایسی بات پوچھتے ہیں جس کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ: پھر بھی! آخر تمہاری رائے بھی تو معلوم ہو۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ: اس میں کیا شبہ ہے کہ وہ بہترین آدمی ہیں لیکن مزاج میں سختی اور شدت ہے۔

حضرت ابوبکرؓ: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مجھ کو نرم دیکھتے ہیں۔ جب ان کو خلافت مل جائے گی تو وہ خود سختی چھوڑ دیں گے۔

اس کے بعد حضرت عثمان بن عفانؓ آئے تو ان سے گفتگو اس طرح ہوئی۔

حضرت ابوبکرؓ: عمرؓ کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟

عثمان بن عفانؓ: اس بات کو آپ ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ: اے عبداللہ! میں تم سے تمہاری اپنی رائے پوچھتا ہوں، مجھ کو بتاؤ۔

عثمان بن عفانؓ: مجھ کو اتنی بات معلوم ہے کہ عمرؓ کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے اور ان جیسا ہم میں کوئی نہیں ہے۔

پھر حضرت اسید بن حضیرؓ آئے اور ان سے ان کی رائے دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا: ''میں آپ کے بعد عمرؓ کو بہترین آدمی سمجھتا ہوں۔ وہ خوش ہونے کی باتوں میں خوش اور ناراض ہونے کی باتوں پر ناراض ہوتے ہیں۔ ان کا باطن ان کے ظاہر سے بہتر ہے۔ آپ کے بعد خلافت کا مستحق ان سے زیادہ قوی اور مضبوط دوسرا کوئی اور نہیں ہوسکتا۔''

ان کے علاوہ سعید بن زیدؓ اور اکابر مہاجرین وانصار سے بھی آپ نے مشورہ کیا اور سب نے حضرت عمرؓ کے حق میں رائے دی۔ لیکن باہر لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ حضرت عمرؓ خلیفہ ہونے والے ہیں تو طلحہ بن عبداللہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور بولے: ''اے ابوبکرؓ! آپ کو معلوم ہے کہ عمرؓ کے مزاج میں کس قدر تشدد اور سختی ہے، اس کے باوجود آپ ان کو اپنا جانشین نامزد کر رہے ہیں، تو کل اپنے پروردگار کو جب وہ آپ سے باز پرس کرے گا تو کیا جواب دیں گے؟''

حضرت ابوبکرؓ لیٹے ہوئے تھے۔ طلحہ کی زبان سے یہ بات سن کر آپ کو طیش آ گیا۔ بولے: ''ذرا مجھ کو بٹھا دو۔'' لوگوں نے بٹھا دیا تو فرمایا: ''کیا تم مجھ کو میرے پروردگار سے ڈراتے ہو؟ میں جب اپنے رب سے ملوں گا اور وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں کہوں گا کہ اے خدا! میں نے تیرے بندوں پر ایک تیرے بہترین بندہ کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔''

حضرت عمرؓ کی نامزدگی

جب سب لوگ چلے گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عثمانؓ بن عفان سے کہا: حضرت عمرؓ کی جانشینی کا پروانہ لکھیں۔ وہ قلم دوات لے کر بیٹھے تو حضرت نے کہا لکھو: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم. ھذا ما عھد ابوبکر بن ابی قحافة الی المسلمین. اما بعد''

یہیں تک بولنے پائے تھے کہ غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عثمانؓ کو پہلے سے معلوم تو تھا ہی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر اسی بے ہوشی کے عالم میں حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی اور یہ پروانہ یوں ہی نامکمل رہا تو کہیں ملک میں کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جائے۔ اما بعد! کے بعد از خود ''استخلفت علیکم عمر بن الخطاب

ولم الیٰ کم خیرا ’’(میں نے تم پر عمر بن الخطاب کو خلیفہ بنادیا ہے اور میں نے اس معاملہ میں تمہاری خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی) کی عبارت لکھ لی۔ اب حضرت ابوبکرؓ کو غشی سے افاقہ ہوا اور حضرت عثمانؓ نے ان کو یہ عبارت پڑھ کر سنائی تو حضرت ابوبکرؓ نے خوشی میں اللہ اکبر کہا اور حضرت عثمانؓ کو دعا دی۔ پھر حضرت عثمانؓ کو ہی حکم ہوا کہ لوگوں کو سنا دیں۔ حضرت عثمانؓ کی دعوت پر سب جمع ہو گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنے ایک خاص غلام کے ہاتھ یہ پروانہ بھیجا۔ حضرت عمرؓ بھی ساتھ تھے۔ مجمع میں شور و غل تھا۔ حضرت عمرؓ نے یہ کہہ کر: ’’مسلمانو! خلیفہ رسول کا ارشاد سنو۔‘‘ ان کو خاموش کرا دیا تو حضرت عثمانؓ نے پروانہ پڑھ کر سنایا۔ سب نے بطیب خاطر اسے قبول کیا۔ اتنے میں خود حضرت ابوبکرؓ بالاخانہ پر تشریف لے آئے اور پوچھا: ’’لوگو! میں نے تم پر جس کو خلیفہ مقرر کیا ہے وہ میرا اعزیز قریب نہیں بلکہ عمرؓ ہیں۔ تم ان کو قبول کرتے ہو؟ سب نے بیک آواز کہا: ’’سمعنا واطعنا‘‘

حضرت عمرؓ کو وصایا و نصائح

اس سے فارغ ہو کر حضرت عمرؓ کو بلایا اور فرمایا: ’’میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔‘‘ اس کے بعد ان کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کی اور پھر حسب ذیل تقریر کی، جو فصاحت و بلاغت، جوش خطابت اور علم و حکمت کا گنجینہ ہے:

’’اے عمرؓ! یقین جانو کہ اللہ کا جو حق شب میں ہے وہ اس کو دن میں قبول نہیں کرے گا اور جو حق دن سے متعلق ہے اللہ اس کو شب میں قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی ہر عمل اس کے وقت پر کرنا چاہئے) اور اللہ نفل اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تم فرض ادا نہ کرو۔ اے عمرؓ کیا تم نہیں دیکھتے کہ دراصل ترازو ان ہی لوگوں کی بھاری ہے جن کی ترازو قیامت کے دن حق کی پیروی کرنے کی وجہ سے بھاری ہو۔ حق بھی یہی ہے کہ کل قیامت کے دن جس ترازو میں حق کے سوا کچھ اور نہ ہو، اس کو ہی بھاری ہونا چاہئے۔ اس کے برعکس اتباع باطل کی وجہ سے جن لوگوں کی ترازو قیامت کے دن ہلکی ہوگی ان کی ترازو ہلکی ہوگی۔ جس ترازو میں باطل کے سوا کچھ اور نہ ہو اس کو ہلکا ہی ہونا چاہئے۔ اے عمرؓ! کیا تم نہیں دیکھتے کہ دنیا میں تنگی اور فراخی کی آیات ایک ساتھ اتری ہیں تاکہ مؤمن میں خوف بھی ہو اور رجا بھی۔ مگر ہاں! مؤمن کو اللہ سے ایسی ہی چیز کی تمنا اس کی رغبت کرنی چاہئے جو اس کا حق ہو اور اسی طرح اس کو ایسا خوف نہیں کرنا چاہئے کہ پھر وہ خود ہی اپنے ہاتھوں اس میں واقع ہو جائے۔ (یعنی آدمی خوف کرے تو اسے چاہئے کہ اس سے بچے بھی) اے عمرؓ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے اہل دوزخ کا ذکر ان کے بدترین اعمال کے ساتھ کیا؟ جب تم ان کو یاد کرو گے تو کہو گے میں امید کرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہیں ہوں گا اور اللہ نے اہل جنت کا ذکر ان کے بہترین اعمال کے ساتھ کیا ہے۔ کیونکہ ان کے جو برے اعمال تھے اللہ نے اس سے درگزر فرمایا۔ جب تم ان لوگوں کو یاد کرو

گے تو کہو گے۔ میرا عمل ان جیسا کہاں ہے۔ اگر تم نے میری وصیت یاد رکھی تو ایسا غائب جو تم کو حاضر کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہو۔ موت کے سوا، اور کچھ نہ ہوگا (یعنی موت تم کو سب سے زیادہ قریب ہوگی) درآں حالیکہ تم موت کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔‘‘

حضرت مثنیٰ جب عراق سے مزید امدادی فوج طلب کرنے کی غرض سے مدینہ آئے تو حضرت ابوبکرؓ اس وقت تک حضرت عمرؓ کو اپنا جانشین نامزد کر چکے تھے، حضرت ابوبکرؓ نے مثنیٰ کی طلب پر حضرت عمرؓ سے درخواست کی کہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر عراق مزید فوج بھیجنے کا بندوبست کیا جائے۔

ذاتی معاملات کی طرف توجہ

قوم وملت کے ان مسائل سے فارغ ہونے کے بعد ذاتی اور خانگی امور ومعاملات کی طرف توجہ فرمائی۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کو ایک جاگیر دی تھی۔ اب خیال آیا کہ اس سے دوسرے وارثوں کی حق تلفی ہوگی۔ اس لئے فرمایا: ’’بیٹی! امیری اور غریبی دونوں حالتوں میں تم مجھ کو سب سے زیادہ عزیز رہی ہو۔ میں نے تم کو جو جاگیر دی تھی کیا تم اس میں اپنے بھائی بہنوں کو شریک کر سکتی ہو؟ حضرت عائشہؓ نے اس کو بخوشی قبول کرلیا۔‘‘

اس سلسلہ میں ایک مرتبہ پوچھا: مجھ کو (خلیفہ ہونے کے بعد سے) اب تک بیت المال میں سے کل وظیفہ کتنا ملا ہے؟ حساب کر کے بتایا گیا: ’’چھ ہزار درہم‘‘ ہندوستانی سکہ کے حساب سے کم وبیش ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ حکم فرمایا کہ میری فلاں زمین فروخت کر کے یہ روپیہ بیت المال کو واپس کردیا جائے۔ پھر دریافت کیا اور میرے مال میں بیعت کے بعد سے کتنا اضافہ ہوا؟ پتہ چلا کہ:

۱...... ایک حبشی غلام جو بچوں کو کھلاتا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کی تلواروں پر صیقل کرتا ہے۔

۲...... ایک اونٹنی جس پر پانی لایا جاتا ہے اور ایک چادر جو سوا روپیہ کے لگ بھگ دام کی ہوگی۔ ارشاد ہوا کہ یہ تینوں چیزیں وفات کے بعد خلیفۂ وقت کی خدمت میں بھیج دی جائیں۔ اس حکم کی تعمیل میں جب یہ چیزیں حضرت عمرؓ کی خدمت میں پہنچیں تو بے ساختہ جی امنڈ آیا۔ روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے: ’’اے ابوبکرؓ! تم اپنے جانشینوں کے لئے کام بہت دشوار چھوڑ گئے۔‘‘

حضرت ابوبکرؓ کا انصاف

معیقیب دوسی ابوبکرؓ کے گھر کے منتظم تھے۔ وہ خود بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ کے مرض وفات میں حاضر ہوا تو میں نے سلام کیا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ استخلاف کے معاملہ میں مصروف تھے۔ اس سے فارغ ہوگئے تو مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: اے معیقیب تم ہمارے گھر کے منتظم تھے۔ بتاؤ میرا اور تمہارا

کیا حساب ہے؟ میں نے عرض کیا: ’’میرے پچیس درہم آپ کے ذمہ باقی ہیں۔ وہ میں نے آپ کو معاف کئے۔‘‘ فرمایا: ’’چپ رہو اور میرے توشۂ آخرت کو قرض سے مت تیار کرو۔ یہ سن کر میں رونے لگا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا: معیقیب! آنسو نہ بہاؤ اور گھبراؤ نہیں۔ صبر کرو میں امید کرتا ہوں کہ میں اس جگہ جارہا ہوں جو میرے لئے بہتر اور پائیدار ہے۔ اس کے بعد عائشہ صدیقہؓ کو بلا کر حکم دیا کہ مجھ (معیقیب) کو پچیس درہم ادا کردیئے جائیں۔‘‘

تدفین وتکفین

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو فرمایا: ’’آج کون سا دن ہے؟ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں ہم نے عرض کیا پیر کا دن۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک کب ہوا تھا؟ ہم نے بتایا پیر کے دن۔ فرمایا: مجھے اس وقت سے رات تک کی امید ہے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں آپ کے کپڑوں میں ایک پرانی چادر تھی۔ آپ نے فرمایا جب میرا وصال ہو جائے تو میرے اس کپڑے کو دھو کر اور نئے دو کپڑے ملا کر مجھ ان تینوں کپڑوں میں کفن دینا۔ (بعض روایات میں ہے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے) سیدہؓ نے عرض کیا ابا جان! ہم تمام نئے کپڑے کیوں نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا: ’’نئے کپڑوں کا زندہ زیادہ حقدار ہے، مرنے والے سے۔‘‘

ہمت او کشف ملت راچوں ابر ثانی اسلام و غار و بدر و قمر

بھکر پیالہ چوک ختم نبوت چوک کے نام سے منظور

بھکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متحرک کارکن جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی کی توجہ، مولانا محمد صفی اللہ کی محنت اور چیئرمین جناب عبدالرحمن خان ڈھانڈلہ، وائس چیئرمین جناب رانا محمد حنیف کی دلچسپی سے پیالہ چوک کو ختم نبوت چوک منظور کیا گیا۔ اس پر عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور بھکر کی عوام نے ان حضرات کے اس کارخیر کا خیر مقدم کیا اور انہیں مبارک باد پیش کی۔

چوک سرور شہید ختم نبوت چوک کے نام سے منظور

چوک سرور شہید کے علماء کی مشاورت سے چیئرمین جناب رانا اورنگزیب نے ختم نبوت منظور کیا۔ چوک کا افتتاح جناب حافظ جنید اشرف نے کیا۔

لیہ، ٹی. ڈی. اے چوک ختم نبوت چوک کے نام سے منظور

لیہ چیئرمین میونسپل کمیٹی جناب حافظ محمد جمیل نے ٹی. ڈی. اے چوک کو ختم نبوت چوک منظور کردیا۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے امیر مولانا محمد حسین نے انہیں مبارک باد دی۔

مؤمن وکافر کی روح کا نکلنا

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار رحمۃ اللہ علیہ

بشارت دیئے جانے سے قبل کسی مؤمن یا کافر کی روح کا نہ نکلنا

عظیم تابعی حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مؤمن کی روح جب اس کے منہ میں آکر جمع ہوجاتی اور وہاں سے نکلنے کی منتظر ہوتی ہے تو اس کے پاس ملک الموت آتے اور اس سے کہتے ہیں: اے اللہ کے دوست! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

”اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (النحل:۳۲)“ ﴿(یعنی وہ لوگ) جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں۔ (فرشتے) کہتے جاتے ہیں تم پر سلام ہو تم جنت میں داخل ہوجاؤ اپنے اعمال کے سبب۔﴾

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ ملک الموت جب مؤمن کی روح قبض کرنے آتا ہے تو اس سے کہتا ہے تمہارا پروردگار تمہیں سلام کہلا رہا ہے۔ حضرت براء بن عازبؓ اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک کے بارے میں فرماتے ہیں: ”تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ (الاحزاب:۴۴)“ ﴿جس روز وہ اس سے ملیں گے انہیں دعا دی جائے گی سلام سے۔﴾ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک الموت جب انسان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو وہ اسے سلام کرتے ہیں تاکہ اسے سلامتی کی دعا دے کر عذاب سے مامون ہونے کی خوشخبری دے دیں اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مؤمن کی روح جب پرواز کرنے والی ہوتی ہے تو اسے یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ اس کے بعد اس کی اولاد نیک رہے گی تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

ابن ماجہ صحیح سند سے حدیث مرفوع روایت کرتے ہیں کہ بندے کی روح پرواز کرنے کے وقت فرشتے آتے ہیں۔ اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں اے وہ نفس مطمئنہ جو نیک صالح جسم میں تھی تو قابل تعریف حالت میں نکل اور راحتوں، خوشبوؤں اور ایسے پروردگار کے پاس جانے کی خوشخبری حاصل کر، جو ناراض نہیں اس سے۔ یہ جملہ اس وقت تک کہا جاتا ہے جب تک وہ آسمان تک نہ پہنچ جائے۔ پھر اس کے لئے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اللہ جل شانہ کے دربار میں کھڑا ہوجاتا ہے اور اگر برا آدمی ہو تو اس سے کہا جاتا ہے اے وہ خبیث نفس جو خبیث جسم میں تھی تو ایسی حالت میں نکل کہ تو مذموم ہے اور تو گرم پانی اور پیپ اور اس جیسے اور طرح طرح کے عذابوں کی خوشخبری سن لے۔ اسے مستقل یوں کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ روح جسم سے نکل کر آسمان پر لے جائی جائے۔ وہاں اس کے لئے دروازہ کھلوایا جاتا

ہے۔اندر سے آواز آتی ہے کہ یہ کون ہے؟ بتلایا جاتا ہے کہ فلاں ہے۔آواز آتی ہے اس خبیث نفس کا آنا نامبارک ہو جو اس ناپاک وخبیث جسم میں تھی۔تو یہاں سے واپس چلی جا۔چنانچہ اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے اور اسے آسمان سے نیچے پھینک دیا جاتا ہے۔پھر وہ قبر میں چلی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب بندے کی روح نکال لی جاتی ہے تو دو فرشتے اسے اوپر لے کر جاتے ہیں اور آسمان والے کہتے ہیں زمین کی طرف سے بڑی پاکیزہ روح آئی ہے۔اللہ تم پر اور اس جسم پر رحم کرے جس میں تم تھیں۔چنانچہ اسے وہاں لے جایا جاتا ہے پھر ارشاد ہوتا ہے اسے وقت مقررہ تک کے لئے لے جاؤ۔لیکن کافر کی جب روح نکلتی ہے تو آسمان والے کہتے ہیں بڑی منحوس روح ہے جو زمین سے آئی اور حکم ہوتا ہے کہ اس کو مقررہ وقت تک کے لئے لے جاؤ۔اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھی تاکہ صحابہ کرامؓ کو یہ دکھائیں کہ فرشتے ناک پر کچھ رکھ کر اس بدبودار روح کی بدبو سے کس طرح بچتے ہیں تاکہ اس کے ضرر سے محفوظ رہیں۔

بخاری ومسلم میں مرفوع حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتے ہیں اور جو اللہ جل شانہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتے ہیں۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا موت کو تو ہم سب ہی ناپسند کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ مراد نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ مؤمن کی وفات کا جب وقت آتا ہے تو اسے اللہ جل شانہ کی خوشنودی اور اعزاز واکرام کی خوشخبری دی جاتی ہے،تو اسے اس آنے والی زندگی سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی اور وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مشتاق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتے ہیں اور جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی بشارت دی جاتی ہے اور پھر اسے آئندہ والی زندگی سے زیادہ ناپسند اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے لئے خیر کا قصد فرماتے ہیں تو اس کے لئے اس کی موت سے ایک سال قبل ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کی اصلاح کرتا رہتا ہے اور اچھے کاموں کی طرف لگاتا رہتا ہے۔یہاں تک کہ لوگ کہتے ہیں فلاں شخص پہلے سے زیادہ اچھی حالت پر مرا۔جب اس کی وفات کا وقت قریب آتا ہے اور وہ حاصل ہونے والا اجر وثواب دیکھتا ہے تو اس کا دل خوش اور نفس مسرور ہو جاتا ہے۔یہ وہ وقت ہوتا ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی وفات سے ایک سال قبل اس پر ایک شیطان مسلط فرما دیتے ہیں جو اسے گمراہ کرتا اور آزمائش میں ڈالتا ہے۔حتیٰ کہ لوگ یہ کہنے لگتے ہیں کہ فلانا تو پہلے سے زیادہ بری حالت پر مرا۔چنانچہ جب اس کی وفات کا وقت آتا

ہے اور وہ آنے والے عذاب کو دیکھتا ہے تو اس کا نفس پریشان ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

امام ترمذی ؒ مرفوع روایت میں نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے کام میں لگا دیتے ہیں۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کام میں کیسے لگاتے ہیں؟ فرمایا: مرنے سے قبل اسے عمل صالح کی توفیق عطاء فرما دیتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے اللہ جل شانہ جب کسی بندے کے لئے خیر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو لوگوں میں نیک نام بنا دیتے ہیں۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نیک نام بنانے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مرنے سے پہلے اس کے لئے نیک اعمال کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے گرد رہنے والے بھی اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ حضرت قتادہؓ اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک ''فروح وریحان'' کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ روح سے وہ رحمت وخوشبو مراد ہے جسے فرشتے انسان کی وفات کے وقت لاتے ہیں۔

ابن ماجہ ؒ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ (المؤمنون:۹۹)'' ﴿یہ کافر اپنی بکواس سے باز نہیں آتے یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آ کھڑی ہوتی ہے (اس وقت) کہتا ہے کہ میرے پروردگار مجھے پھر واپس بھیج دیجئے۔﴾ کے بارے میں فرمایا: مؤمن جب فرشتوں کو دیکھتا ہے تو وہ فرشتے مومن سے کہتے ہیں: ہم تمہیں دنیا کی طرف لوٹائے دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے: غموں اور پریشانیوں کے گھر کی جانب؟ مجھے تو اللہ جل شانہ کے دربار کی طرف لے چلو۔ کافر سے کہا جاتا ہے ہم تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ اس پر وہ کہے گا مجھے واپس لوٹا دو تا کہ میں وہ نیک اعمال کرسکوں جو پہلے نہ کرسکا تھا۔

بزار ؒ مرفوع روایت نقل کرتے ہیں کہ جب مؤمن کے مرنے کا وقت آتا ہے تو فرشتے اس کے پاس ایک ریشم کے ٹکڑے کو لاتے ہیں جس میں مشک اور خوشبو ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے جس طرح گندھے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: اے مطمئن نفس تو نکل ہنسی خوشی تجھ سے اللہ راضی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اعزاز واکرام کی جانب چل۔ تو اسے خوشبو اور مشک میں ڈال کر کپڑے میں لپیٹ لیا جاتا ہے اور اعلیٰ علیین میں لے جایا جاتا ہے اور جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو فرشتے اس کے پاس ایک ٹاٹ لے کر آتے ہیں جس میں انگارے ہوتے ہیں۔ اس کی روح کو بڑی سختی سے نکالا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اے خبیث نفس تو نکل ایسی حالت میں کہ تو بھی ناخوش ہے اور تجھ سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہیں۔ چل اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ ذلت ورسوائی اور عذاب کی جانب۔ چنانچہ جب اس کی روح نکلتی ہے تو اسے اس انگارے پر رکھ دیا جاتا ہے اور اس ٹاٹ میں لپیٹ کر دوزخ کے بدترین حصہ سجین میں لے جایا جاتا ہے۔ ہم اپنے سب مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ اور اسلام پر وفات پانے کی دعا کرتے ہیں۔

بیوی کے شوہر پر حقوق ...... احادیث کی روشنی میں

پہلا: حصہ

مولانا عبدالصمد ہالیجوی

ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر و نومبر ۲۰۱۸ء کے شمارہ جات میں ''شوہر کے بیوی پر حقوق'' کے عنوان سے مضمون گزر چکا ہے۔ اس کے برعکس ذیل میں ''بیوی کے شوہر پر حقوق'' ملاحظہ فرمائیں۔ ادارہ!!

''اور عورتوں کے حقوق بھی مردوں کے ذمہ ایسے ہی واجب ہیں جیسے مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ واجب ہیں۔ (البقرہ:۲۲۸)''

''اور تم ان (عورتوں) کے ساتھ اچھے طریقہ پر زندگی گزارو۔ یعنی خوش اخلاقی سے پیش آؤ، نان نفقہ، خوراک، پوشاک کی خیر و خبر رکھو۔ (النساء:۱۹)''

کامل ایمان والے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: ''حضور ﷺ نے فرمایا: کامل ایمان والوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ سب سے اچھے اخلاق والے اور سب سے زیادہ مہربان ہیں۔'' (ترمذی ج ا ص ۲۱۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: ''تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنے اہل کے لئے سب سے زیادہ بہتر ہوں۔'' (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۱)

''حکیم بن معاویہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جیسا تم کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ۔ جیسا تم پہنو تو اس کو بھی پہناؤ یعنی جیسا تم کھاؤ پیو اپنی بیوی کو بھی کھلاؤ، پہناؤ اور اس کے منہ پر نہ مارو اور نہ اس کو برا کہو اور یہ نہ کہو کہ اللہ پاک تیرا برا کرے اور اس سے صرف گھر کے اندر ہی علیحدگی اختیار کر لو۔'' (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۱)

عورت کی عزت چہرہ میں ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ: ''حضور ﷺ نے فرمایا عورت کی عزت چہرہ میں ہے۔'' (المعجم الکبیر ج ۹ ص ۱۳)

بیوی کو چہرہ پر مارنا جائز نہیں

فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہوا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو چار باتوں پر تنبیہ کر سکتا ہے: ۱...... شوہر کی

خواہش وحکم کے باوجود بیوی زینت وآرائش نہ کرے۔۲......شوہر خواہش مند ہو مگر بیوی کوئی عذر (جیسے حیض وغیرہ) نہ ہونے کے باوجود خود انکار کر دے۔۳......اسلامی فرائض جیسے نماز پڑھنا وغیرہ کی بجاآوری نہ کرے۔۴......بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے۔ (مظاہر حق ج۳ ص۳۶۸)

’’عورت کو منہ پر مارنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔‘‘ (مظاہر حق ج۳ ص۳۶۷)

عورتوں کو ناجائز مارنے کی ممانعت

حضرت ایاس بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اپنی بیوی کو نہ مارو۔ پھر (اس حکم کے چند دن بعد) حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ (آپ نے چونکہ عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے) عورتیں اپنے خاوند پر دلیر ہوگئی ہیں۔ آپ ﷺ نے عورتوں کو مارنے کی اجازت عطاء فرمائی۔ اس کے بعد بہت سی عورتیں حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس جمع ہوگئیں اور اپنے خاوند کی شکایت کی کہ ان کو مارتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ آل محمد ﷺ کے پاس بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئی ہیں جو لوگ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں وہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۲۸۲)

فائدہ: شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی بیوی اپنے شوہر کے حقوق نکاح کی ادائیگی سے انکار کرے تو اس کو بطور تنبیہ مارنا مباح ہے۔ لیکن بہت مارنا جائز نہیں۔ (مظاہر حق ج۳ ص۳۶۶)

بیویوں کے درمیان عدل وانصاف نہ کرنے والا مفلوج ہوگا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں ایک سے زائد مثلاً دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل وبرابری نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن حشر میں اس طرح آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ ساقط ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۷۹، الترمذی ج۲ ص۲۱۷، ابوداؤد، ابن ماجہ ص۱۴۱)

محبت ورغبت میں عدل لازم نہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان باری مقرر فرماتے اور عدل سے کام لیتے۔ (یعنی ان کے پاس رات رہنے کے سلسلہ میں برابری کا خیال رکھتے) عدل کے باوجود یہ دعا مانگتے تھے اے اللہ جس چیز کا میں مالک ہوں اس میں باری مقرر کر دی ہے اور جس کا تو مالک ہے میں مالک نہیں ہوں اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے۔ (مشکوٰۃ ج۳ ص۲۷۹، الترمذی ج۱ ص۲۱۶)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے پاس ایک سے زائد بیویاں ہوں اس پر لازم ہے ان کے پاس جائے اور وقت گزارے اور ان کے نان نفقہ میں پورا پورا عدل کرے کہ کسی بیوی کو فرق اور امتیاز کی شکایت

نہ ہو۔ ہاں! پیار محبت مباشرت و جماع اور جنسی لطف حاصل کرنے کے بارہ میں عدل و برابری لازم نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ چیزیں دلی ملان وطبیعت سے متعلق ہیں جس پر کسی انسان کا اختیار نہیں۔ (مظاہر حق جدید ج۳ ص۳۵۱)

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مال و دولت عطاء کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنی ذات پر اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۹۰)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے گھر والی پر، بچوں پر، خادموں پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔ (معجم الکبیر ج۵ ص۲۵۰، ج۱۲ ص۵۰۰)

بہترین بیوی کی پہچان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی بیوی بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کردے اور جب شوہر اس کو کوئی حکم دے تو اس کو بجالائے اور اپنی ذات اور اپنے مال میں اس کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کرے جس کو وہ پسند نہ کرتا ہو۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۸۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص کو مل جائیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہو جائے۔ (۱) شکر ادا کرنے والا دل۔ (۲) اللہ کو یاد کرنے والی زبان۔ (۳) بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم۔ (۴) وہ عورت جو اپنی ذات اور اپنے خاوند کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (یعنی امانت دار بیوی ہو) (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۸۳)

عورت کا سب سے اچھا کام کون سا ہے؟

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے پاس موجود تھے۔ حضور ﷺ نے سوال کیا کہ عورت کے لئے سب سے اچھا کام کون سا ہے؟ تمام صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب میں گھر واپس آیا تو حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ عورت کے لئے سب سے اچھا کام کون سا ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی مرد کو نہ دیکھے اور نہ مرد کسی عورت کو دیکھے۔ حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کے سامنے جاکر حضرت فاطمہؓ کے جواب کا تذکرہ فرمایا۔ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے جواب کو پسند فرماتے ہوئے کہا کہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ (کنز العمال ج۱۶ ص۲۵۳)

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ سے خواتین کے بارے میں ڈرو کہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کے امان اور پناہ سے لیا ہے (یعنی ان کی نگہداشت اور تحفظ یہ تمہاری ذمہ داری

ہے) اور اللہ کے کلمہ کی بنیاد پر تم نے اپنے لئے ان کے ستر کو حلال کیا اور تمہارے اوپر ان کا حق نہ ہے کہ انہیں نان نفقہ، کپڑے دستور کے مطابق دیتے رہو۔ (مسلم ج۱، کتاب الحج باب حجۃ النبی ﷺ)

اپنی بیوی کا راز فاش کرنا حرام ہے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑی امانت یہ ہوگی کہ کوئی مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور اس کی بیوی اس سے صحبت کرے۔ پھر وہ مرد بیوی کے راز کو ظاہر کرے (یہ بات چھپانا سب سے بڑی امانت ہے اور اسے ظاہر کرنا امانت میں سب سے بڑی خیانت ہے) (مسلم ج۱ص۴۶۴) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ برا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہوگا کہ وہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور بیوی اس سے صحبت کرے۔ پھر وہ بیوی کا راز ظاہر کرتا پھرے۔ (مسلم ج۱ص۴۶۴، مشکوٰۃ ج۲ص۲۷۶)

عورتوں کی تخلیقی کمزوری کو مدنظر رکھو

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ وہ تم سے کبھی ٹھیک راہ سے نہیں چلے گی۔ اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اس کی کجی سمیت اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اگر تم اسے سیدھی کرنے چلو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔ (مسلم ج۱ص۴۷۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہو تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس لئے کہ عورت تو پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اونچی پسلی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے چل پڑے تو اسے توڑ بیٹھو گے اور اگر یوں ہی چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہٰذا عورتوں سے حسن سلوک کیا کرو۔ (بخاری ج۲ص۷۷۹، مسلم ج۱ص۴۷۵، مشکوٰۃ ج۲ص۲۸۰)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی صاحب ایمان مرد کسی صاحب ایمان خاتون سے بغض و دشمنی نہ رکھے۔ کیونکہ اگر اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہوگی۔

(مسلم ج۱ص۴۷۵)

خلاصہ یہ ہے کہ بیوی کے اچھے خصائل اور اخلاق حمیدہ کو پیش نظر رکھو۔ برے اخلاق پر صبر کرو۔

میں اس سے بہتر ہوں

"اذا سمعت احدا یقع فی غیرہ فاعلم انہ انما یقول انا خیر منہ." "جب تم کسی کو دوسرے کی تنقیص و مذمت کرتے سنو تو جان لو کہ وہ دراصل یہ کہہ رہا ہے کہ: "میں اس سے بہتر ہوں۔" (امام اوزاعی ﷫)

بیمار کی عیادت کی سنتیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عیادت بیمار پرسی کو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ عیادت کرنا سنت ہے۔ اس کے بہت فضائل ہیں جو شخص اللہ کی رضا کے لئے کسی کی عیادت کو جاتا ہے تو ۷۰ ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ صبح کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک، اس لئے ہمارے اکابر گرمیوں میں دن کو اور سردیوں میں رات کو عیادت کرتے تھے تاکہ زیادہ دیر تک فرشتوں کی دعا نصیب ہوجائے۔

سنت یہ ہے کہ بیمار کو جا کر تسلی دے اور اپنا ہاتھ بیمار کے ساتھ یا پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھے: ”اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ“ یہ دعا پڑھ کر مریض پر دم کرنا بھی سنت سے ثابت ہے جب کسی بیمار کے پاس جائیں تو سات مرتبہ یہ دعا دیں: ”اَسْئَالُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ“ مریض کو ہر بیماری سے شفا ملتی ہے سوائے موت کے۔

اس کو تسلی دے ان الفاظ سے: ”لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ“ یعنی فکر نہ کر بیماری گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ بیمار کو بھی چاہئے بے صبری نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا شکوہ نہ کرے بلکہ یہ سوچے کہ میری بیماری سے میرے گناہ دھل جائیں گے۔ درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ ”بِسْمِ اللّٰہِ“ پڑھے۔ پھر ”اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ“ سات سے ستر بار پڑھے۔ درد ٹھیک ہوجائے گا۔ انشاء اللہ!

صدقہ سے بیماری دور ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ نفل حاجت پڑھ کر اللہ سے دعا کریں پھر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو دکھائیں لیکن بھروسہ دوائی پر نہیں، بلکہ سنت کی نیت سے دوائی کریں اور شافی اللہ کو سمجھیں، عیادت کے آداب میں سے ہے کہ بیمار کے پاس بہت دیر تک نہ بیٹھیں۔ ہاں! کسی کے پاس بیٹھنے کو مریض خود پسند کرے تو وہ اور بات ہے۔

بیمار کو کھانے پینے پر زور دینا اور زبردستی کرنا منع ہے۔ (مشکوٰۃ) آپ ﷺ نے فرمایا بیمار کو زبردستی نہ کھلاؤ اسے اللہ کھلاتا پلاتا ہے۔ بیمار کو مضرات سے پرہیز کرنا سنت سے ثابت ہے۔ (ترمذی)

آج کل بہت سے شوگر کے مریض مٹھائی سے اور بلڈ پریشر کے مریض نمک سے پرہیز نہیں کرتے، ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ بیمار کے لئے سنت ہے کہ شہد سے اور کلونجی سے علاج کرے۔ آب زم زم میں شفاء ہے۔ مسلمان کا جھوٹا پینے سے شفاء ملتی ہے۔ سورۃ فاتحہ کے دم سے علاج کرے۔

جس شخص کو پھوڑا پھنسی یا زخم ہو اس کا علاج اس طرح کرے کہ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر یہ کہتے ہوئے اٹھائے: ''بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا''

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا'' شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے عافیت بخشی اس بلا سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور بڑائی دی مجھ کو بہت سی مخلوق پر۔

فائدہ: حدیث میں ہے جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھے۔ وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا چاہے وہ کسی سخت سے سخت مصیبت میں مبتلا ہو۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ گناہوں میں مبتلا شخص کو دیکھ کر بھی یہ دعا پڑھتے تھے۔ (انوار السنہ)......!!

حیا نے کہا: میں آنکھوں میں رہتی ہوں

کہتے ہیں عقل حکیم لقمان کے پاس آئی۔ آپ نے عقل سے پوچھا کہ: تو کون ہے اور کہاں رہتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ: ''میں عقل ہوں اور انسان کے سر میں رہتی ہوں۔''

پھر شرم حکیم لقمان کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے بھی پوچھا کہ: تو کون ہے اور کہاں رہتی ہے؟ اس نے کہا کہ: ''میں شرم ہوں اور زیر چشم رہتی ہوں۔''

اسی طرح محبت بھی حکیم لقمان کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے بھی پوچھا کہ: تو کون ہے اور کہاں رہتی ہے؟ اس نے کہا کہ: ''میں محبت ہوں اور انسان کا دل میرا مسکن ہے۔''

پھر تقدیر حکیم لقمان کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے بھی پوچھا کہ: تو کون ہے اور کہاں رہتی ہے؟ اس نے جواباً کہا کہ: ''میں تقدیر ہوں اور انسان کے سر میں رہتی ہوں۔'' حکیم لقمان نے کہا کہ: ''وہ تو عقل کا نشیمن ہے۔'' تقدیر بولی کہ: ''جب میں آتی ہوں تو عقل رخصت ہو جاتی ہے۔''

اب عشق حکیم لقمان کے پاس آیا۔ لقمان نے اس سے بھی دریافت کیا کہ: تو کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ: ''میں عشق ہوں اور انسان کی آنکھوں میں رہتا ہوں۔'' حکیم لقمان نے کہا کہ: ''وہاں تو شرم رہتی ہے۔'' عشق نے جواب دیا کہ: ''جب میں آتا ہوں تو شرم اٹھ جاتی ہے۔''

آخر میں طمع حکیم لقمان کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ: تو کون ہے اور کہاں رہتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ: ''میں طمع ہوں اور انسان کے دل میں رہتی ہوں۔'' حکیم لقمان نے کہا کہ: ''اس جگہ تو محبت رہتی ہے۔'' طمع نے جواب دیا کہ: ''جب میں آتی ہوں تو محبت رخصت ہو جاتی ہے۔''

حضور خاتم النّبیین ﷺ کی سنت پر عمل

مولانا محمد احمد بہاولپوری

حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت مدنی ؒ آخری حج سے تشریف لارہے تھے تو ہم لوگ اسٹیشن پر شرف زیارت کے لئے گئے۔ حضرت کے متوسلین میں سے ایک صاحبزادہ محمد عارف ضلع جھنگ، دیوبند تک ساتھ گئے۔ ان کا بیان ہے کہ ٹرین میں ایک ہندو جنٹلمین بھی تھے جن کو ضرورت فراغت لاحق ہوئی۔ وہ رفع حاجت کے لئے گئے اور الٹے پاؤں بادل نہ خواستہ واپس ہوئے۔ حضرت مولانا مدنی ؒ سمجھ گئے۔ فوراً چند سگریٹ کی ڈبیاں ادھر ادھر سے اکٹھی کیں اور لوٹا لے کر پاخانہ (بیت الخلاء) میں گئے اور اچھی طرح صاف کر دیا اور ہندو سے فرمانے لگے کہ جایئے پاخانہ بالکل صاف ہے۔ نوجوان نے کہا کہ مولانا میں نے دیکھا ہے پاخانہ بالکل بھرا ہوا ہے۔ قصہ مختصر وہ اٹھا اور جا کر دیکھا تو پاخانہ بالکل صاف تھا۔ بہت متاثر ہوا اور بھرپور عقیدت کے ساتھ عرض کرنے لگا۔ یہ حضور کی بندہ نوازی ہے جو سمجھ سے باہر ہے۔

راقم الحروف کو یہ بات بھی پہنچی ہے کہ اسی واقعہ کو دیکھنے پر یا اس طرح کے کسی دوسرے موقعہ پر اسی ڈبہ میں ایک حضرت نے کسی ساتھی سے پوچھا کہ یہ کھدر پوش کون ہے؟ جواب ملا کہ یہ مولانا حسین احمد مدنی ؒ ہیں۔ تو وہ حضرت بے اختیار ہو کر حضرت مدنی ؒ کے پاؤں سے لپٹ گئے اور رونے لگے۔ حضرت نے جلد پاؤں چھڑائے اور پوچھا کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: سیاسی اختلافات کی وجہ سے میں نے آپ کے خلاف فتوے دیئے اور برا بھلا کہا۔ اگر آج آپ کے اس اعلیٰ کردار کو دیکھ کر تائب نہ ہوتا تو شاید سیدھا جہنم میں جاتا۔

حضرت نے فرمایا: میرے بھائی میں نے تو حضور ﷺ کی سنت پر عمل کیا ہے اور وہ سنت یہ ہے کہ حضور ﷺ کے ہاں ایک یہودی مہمان نے بستر پر پاخانہ کر دیا تھا۔ صبح جلدی اٹھ کر چلا گیا جب اپنی بھولی ہوئی تلوار لینے واپس آیا تو دیکھا کہ حضور ﷺ بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے بستر کو دھو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔ (الرشید ساہیوال کا مدنی و اقبال نمبر ۱۷۳)

ایک اللہ والے کسی کے ہاں مہمان ہوئے۔ تو ان کو پھل پیش کئے گئے۔ حضرت نے دائیں بائیں دیکھا اور فرمایا کہ میں یہ نہیں کھا سکتا۔ وجہ پوچھنے پر حضرت نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ نیا پھل پہلے بچے کو دیا جائے۔ لیکن یہاں کوئی بچہ موجود نہیں۔ لہٰذا پڑوس سے ایک بچے کو لایا گیا۔ حضرت نے پہلے اپنے دست مبارک سے بچے کو پھل کھلایا۔ اس کے بعد خود کھایا۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو ہدیہ تبریک

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ فرماتے ہیں کہ: ’’مجلس تحفظ ختم نبوت کا راس المال حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ جبکہ روح اور دل و جان حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔‘‘ حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۲۱؍اپریل ۱۹۷۱ء میں ہوئی۔ آپ کی قیادت نے کراچی سے کلکتہ، ڈھاکہ سے فجی اور لندن تک قادیانیت کے ارتدادی سیلاب کے سامنے ناقابل تسخیر بند باندھا۔ آپ کی خدمات رہتی دنیا تک باقی رہیں گی۔ آپ نے ستمبر ۱۹۶۹ء میں مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔ اس دورہ کے بارے میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لکھتے ہیں کہ: حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اس چند روزہ دورہ میں دن رات کا ایک لمحہ ضائع کئے بغیر بے پناہ بھاگ دوڑ کی اور پورے مشرقی بازو کے بڑے بڑے شہروں، اہم قصبات اور مقامات کا دورہ کیا۔ جلسے، عوامی اجتماعات، سیمینار، استقبالیہ، تقریبات ہوئیں۔‘‘ اسی دورہ کے دوران حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو ضلع چاٹگام کی آمد پر ’’منظوم استقبالیہ‘‘ پیش کیا گیا تھا۔ اس کی تحریر ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

ہدیہ تبریک...... بحضور فیض گنجور، لامع النور، موفور السرور، حضرت مولانا محمد علی جالندھری دامت برکاتہم

ہزار شاخ گل پہ وقف حمد کرگار ہے
متاع گوش اہل دل ترانۂ ہزار ہے
صبا بھی عطر بیز ہے ہوا بھی مشکبار ہے
روش روش چمن چمن بہار ہی بہار ہے
بہار آمد حضور مایہ وقار ہے
طیور کی زبان پہ ثناء سرور امم
لب گیاہ وبرگ پہ صفات سید الحرم
میان سوسن وسمن حدیث ذات محتشم
نثار نعت مصطفیٰ، بلوط وسرو وبرم
فضائے درسگاہ کیگرام خوشگوار ہے
ریاض پر بہار دیں، کے مشک بو گلاب ہیں
کمال علم وفضل کی کھلی ہوئی کتاب ہیں
نبرد گاہ خیر وشر کے فرد کامیاب ہیں
محافظ نبوت محمدی جناب ہیں
جناب ذات آپ کی متاع افتخار ہے
نگاہ عین حق نگر، زبان ہے زبان حق
جو ذکر ہے وہ حق نما جو بات ہے بیان حق
ٹپک رہی ہے دم بدم ادا ادا سے شان حق
حضور کائنات میں ہیں آپ ترجمان حق
جہاں رنگ ونور میں حدیث سے حق پیار ہے

حضور من جناب من یہ درسگاہ ذی نشاں
قدیم اس کی اصل ہے قدیم اس کی داستاں
معائنے کو آئی ہیں یہاں عظیم ہستیاں
حضور جیسے آج ہیں اس انجمن میں ضوفشاں
جبیں ضوفشان سے نور فضل آشکار ہے
وہ باکمال ہستیاں وہ عالمان مقتدر
کمال دستگاہ ہے جنہیں علوم دین پر
کوئی جوان میں شمس ہے تو کوئی غیرت قمر
وہ ہیں جناب طیب و لطیف و اصغر و ظفر
جہاں ہست وبود میں خدا کو جن سے پیار ہے
اساتذہ یہاں کے مست علوم حق کے جام سے
تلامذہ کو عشق ہے رسول ذی مقام سے
تحفظ ختم نبوت محمدی کے نام سے
کفن بدوش اٹھیں گے درسگاہ کیگرام سے
یہاں کا جو بھی فرد ہے سپاہ کار زار ہے
عیاں ہے رنگ حال سب نہیں سخن کی تاب اب
بصد ادب یہ التجا ہے، زیر لب
بتائے کوئی یہ سبب طفیل خواجہ عرب
ملے جو منزل طلب ودعاؤں سے تو کیا عجب
فلاح درسگاہ کا دعاؤں پہ مدار ہے

منجانب مدرسہ اسلامیہ حمایت الاسلام کیگرام پوسٹ فاضل خانہ ہاٹ ضلع چاٹگام مشرقی پاکستان

حضرت مولانا بشیر احمد فاضل پوری ؒ کی یادیں

مولانا اللہ وسایا

لیجئے! موت کے ہاتھوں ایک اور بزرگ رہنما اور حدی خواں ختم نبوت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مؤرخہ ۹ر فروری ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد ظہر وصال فرمائے آخرت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

دریائے سندھ کے کنارے ایک مختصر زمیندار برادری کے دو گاؤں ہیں۔ ایک ''مُڈ رنوجہ'' ہے جو ضلع راجن پور کے قصبہ فاضل پور کے محاذ پر دریائے سندھ کے شمال میں اور دوسرا گاؤں دریائے سندھ کے دوسرے کنارے جنوب کی جانب جتوئی کے قریب ''بستی رنوجہ'' کے نام سے آباد ہے۔ اس برادری میں سب سے پہلے مولانا محمد لقمان علی پوری ؒ، مولانا منظور احمد ؒ اور مولانا بشیر احمد ؒ نے دینی تعلیم حاصل کی۔ مولانا منظور احمد ؒ نے حیدرآباد سندھ جا کر مدرسہ قائم کیا۔ اس کی ایک شاخ اپنے گاؤں میں بھی قائم کی۔ مولانا منظور احمد ؒ اشاعت التوحید سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا محمد لقمان علی پوری ؒ زندگی بھر مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے ملک گیر تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آج کی صحبت میں اپنے برادر اکبر اور مخدوم گرامی حضرت مولانا بشیر احمد ؒ سے متعلق چند پرانی یادوں کو تازہ کرنا مقصود ہے:

رنوجہ برادری کے حضرات ''ملک'' کہلاتے ہیں۔ پوری برادری متوسط درجہ کی زمیندار ہے اور سارے ہی تقریباً زراعت پیشہ ہیں۔ اسی برادری کے ایک بزرگ جناب ملک خدا بخش ؒ کے ہاں حضرت مولانا بشیر احمد ؒ پیدا ہوئے۔ شناختی کارڈ کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۹۳۸ء ہے۔ مولانا بشیر احمد ؒ نے دیہاتی زندگی کے مطابق ابتدائی سکول، قرآن مجید کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں مُڈ رنوجہ میں حاصل کی۔ پھر علی پور کے مضافات میں یاکیوالی میں استاذ العلماء حضرت مولانا حبیب اللہ ؒ تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور متبحر عالم اور نامور ثقہ مدرس تھے۔ ان کے مدرسہ میں مولانا بشیر احمد ؒ نے تعلیم پائی۔ اب یہ مدرسہ جامعہ کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔ اس کا نام جامعہ امدادیہ حبیب المدارس ہے۔ مولانا حبیب اللہ ؒ کے صاحبزادے مولانا پروفیسر محمد مکی اس کے مہتمم ہیں۔ مولانا بشیر احمد ؒ کا ٹھہ (کوٹلہ رحم علی شاہ) میں بھی پڑھتے رہے۔ اسی طرح علی پور کے متصل ایک عالم ربانی، قدسی صفت، نامور مدرس حضرت مولانا نظام الدین ؒ تھے۔ آپ بھی دارالعلوم کے فاضل تھے۔ ان کی آبادی کا نام ''تھہیم والا'' ہے۔ مولانا نظام الدین ؒ نے یہاں پڑھانے کا نظم قائم کیا۔ آج کل یہ مدرسہ عربیہ نظامیہ کے نام سے کام کر رہا

ہے۔ بنین کے لئے درجہ حفظ وناظرہ اور بنات کے لئے چار سال تک کا انتظام ہے۔ مولانا نظام الدین ؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا عبدالرحیم نے اپنے والد گرامی کی یادگار کو چار چاند لگا رکھے ہیں۔

حضرت مولانا حبیب اللہ ؒ یاکی والا، حضرت سعید احمد ؒ جھنگی والا، حضرت مولانا نظام الدین ؒ تھہیم والا، حضرت مولانا فیض رسول ؒ جہان پور، سید خلیل احمد شاہ ؒ کوٹلہ رحم علی شاہ، مولانا فقیر اللہ ؒ جتوئی، پیرطریقت حضرت مولانا فضل علی قریشی ؒ مسکین پور شریف اور بھلن شریف کی خانقاہ، غرض اس دینی ومذہبی خطہ کے چاروں سمت علم وفضل کا خوبصورت ماحول قائم ہے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا بشیر احمد ؒ کی اس ماحول میں تربیت ہوئی۔ آپ مدرسہ نظامیہ تھہیم والا میں بھی عرصہ تک زیر تعلیم رہے۔ یہاں مولانا محمد لقمان علی پوری ؒ، مولانا قائم الدین ؒ، مولانا بشیر احمد ؒ کے ہم درس تھے۔ درجات کا تفاوت تو تھا۔ لیکن بھی حضرات اپنے استاذ مولانا نظام الدین ؒ کے چشمہ صافی سے فیض حاصل کرنے والے تھے۔

مولانا محمد لقمان علی پوری ؒ کے ہمراہ مولانا بشیر احمد ؒ جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ سے بھی پڑھتے رہے۔ مولانا بشیر احمد ؒ نے دورۂ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا۔ بخاری شریف حضرت مولانا عبدالخالق ؒ اور مسلم شریف مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود ؒ سے پڑھی۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ، حضرت قاری محمد حنیف ملتانی ؒ آپ کے ہم سبق تھے۔ حضرت مولانا بشیر احمد ؒ کے زمانہ طالب علمی میں مدرسہ تھہیم والا دور کے تین واقعات حضرت مولانا عبدالرحیم نے سنائے جو یہ ہیں:

۱...... پہلا واقعہ: پاکستان بننے سے قبل کی بات ہے کہ بستی تھہیم والا کا اللہ وسایا لاشاری لاہوری مرزائی بن گیا۔ اس کا بیٹا کریم بخش لاشاری اس زمانہ میں وکالت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ یہ بھی لاہوری مرزائی تھا۔ اس نے اپنے گروہ کے ہمراہ حضرت مولانا نظام الدین ؒ، مولانا قائم الدین ؒ، مولانا بشیر احمد ؒ گویا استاذ اور شاگردوں پر حملہ کر دیا۔ اوّل الذکر حضرات تو بچ گئے۔ مولانا بشیر احمد ؒ نوآموز طالب علم تھے۔ ان کے قابو آگئے۔ ان مرزائیوں نے آپ کو اتنا مارا پیٹا کہ بازو تک توڑ دیا۔ مولانا نظام الدین ؒ، مولانا قائم الدین ؒ نے تھہیم والا میں آکر لوگوں کو بتایا تو لوگ اکٹھے ہوکر مولانا بشیر احمد ؒ کو بچانے کے لئے دوڑے۔ حملہ آور تو ان لوگوں کو دیکھ کر دوڑ گئے۔ لوگ مولانا بشیر احمد ؒ کو اٹھا لائے۔ آپ کو فرسٹ ایڈ دی گئی۔ پولیس کو درخواست دی۔ وہ ملزموں کے زیر اثر ہونے کے باعث پرچہ درج نہ کرتے تھے۔ فیصلہ ہوا کہ احتجاجی جلسہ کیا جائے۔ اس زمانہ میں مجلس احرار اسلام کا طوطی بولتا تھا۔ اس علاقہ کی پوری دینی قیادت مجلس احرار سے وابستہ تھی۔ مولانا نظام الدین ؒ نے ملتان حضرت امیر شریعت ؒ سے ملاقات کر کے صورت حال بتائی۔ شاہ جی ؒ نے جلسہ عام منعقد کرنے کے لئے تاریخ مقرر کر دی۔

امرتسر و لاہور سے رضا کاروں کے جتھے آنے شروع ہو گئے۔ پورے علاقہ میں دھوم دھڑکا سے احتجاجی جلسہ کی تیاری و شہرت آسمان کو چھونے لگی۔ علی پور کے جلسہ سے ایک دن قبل حضرت امیر شریعت ؒ نے بہاول پور گھلواں کے علاقہ میں ملک پیر بخش گھلو ذیلدار کے ہاں تشریف لانا تھا۔ مولانا نظام الدین ؒ اور دوسرے حضرات یاددہانی کے لئے سائیکلوں پر علی پور سے بہاول پور گھلواں گئے۔ شاہ جی ؒ سے ملے۔ آپ نے بہت خفگی کا اظہار کیا کہ آپ لوگ اپنے جلسہ کی تیاری کو چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے۔ میں نے وعدہ شمولیت کرلیا تھا تو اس میں تردد یا تاکید کے لئے سفر کرنا فعل عبث ہے۔ ابھی واپس جاؤ، تیاری کرو۔ میں حسب وعدہ کل آ جاؤں گا۔ چنانچہ اگلے روز جلسہ ہوا۔ چہار سو خلق خدا کے ٹھٹھ لگ گئے۔ انسانوں کے سروں کے سمندر کا ماحول قائم ہو گیا۔ ابتدائی خطباء کے بیانات کے بعد حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نے بیان شروع کیا۔ بیان نے سمندر کے مدو جزر کا انداز اختیار کیا تو شش جہت ایمان کے روح پرور، جہاد آفریں، حقائق افروز مناظر اور کہکشاں کی روشنی نے زمین و آسمان کو ضیاء پاشی میں شریک کرلیا۔ اس زمانہ میں مظفر گڑھ کے ڈی۔سی جناب مسعود کھدر پوش تھے۔ ان کو اطلاع ہوئی تو قادیانی ظلم و زیادتی، جبر و تشدد، دہشت گردی و لاقانونیت کو لگام دینے کے لئے ضلعی پولیس افیسر کو تنبیہ کی۔ پرچہ درج ہوا۔ ملزم بھی گرفتار ہو گئے۔ ذلت و رسوائی سے قادیانیت زمین پر رینگنے لگی۔ ان پر اوس پڑ گئی۔ امیر شریعت ؒ کی للکار حق نے حق کا بول و بالا کر دیا۔ دشمن اگلے کو نگلنے اور قے کردہ کو چاٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اس ایک یلغار نے ایسی فضا بدلی کہ قادیانیت منہ چھپانے کے قابل بھی نہ رہی۔ مرزائیوں نے بھی لاہور سے علی پور تک پورا زور لگایا۔ لیکن امیر شریعت ؒ کا جادو کام کر چکا تھا۔ قادیانی و لاہوری مرزائی یکجان ہو کر بھی اپنے لئے خلاصی کی کوئی پگڈنڈی بھی نہ پکڑ سکے۔

قارئین کرام! قدرت نے ایسا پانسہ پلٹا۔ بھاری پلڑا ہلکا ہو گیا اور ہلکا پلڑا بھاری ہو گیا۔ قادیانیت کی زبوں حالی نے ایسی تبدیلی قبول کی کہ زمین سے لگ گئی۔ قدرت کا کرم ایسا ہوا کہ قادیانیت کی گردن کا سریا ٹیڑھا ہوا۔ وہ ترلوں پر اتر آئے۔ علاقہ کے سربرآوردہ لوگوں کے سامنے قادیانیت نے ناک رگڑنا شروع کی۔ ماتھا ٹیکا۔ پاؤں پڑے۔ گھٹنوں کو ہاتھ لگائے۔ چاروں طرف دھائی کا شور، غرور ہوا ہوا۔ نشہ ہرن ہوا۔ قادیانی رعونت خاک آلود ہوئی۔ شر سے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی خیر کا پہلو پیدا فرمادیتے ہیں۔ حملہ آوروں کی منت معذرت پر علاقہ کے وڈیروں نے مولانا نظام الدین ؒ کے دروازے پر سر رکھ دیئے۔ مولانا بھی اتنے اصولوں کے پکے تھے کہ سب کو راستہ دکھایا کہ ملتان چلے جائیں۔ جو حضرت امیر شریعت ؒ فیصلہ فرمائیں گے وہی قابل قبول ہوگا۔ میرے بس سے یہ معاملہ باہر ہے۔

وہ لوگ حضرت امیر شریعت ؒ کے دروازے پر سوالی بن کر پرے باندھے لائن لگ گئے۔ اس

دوران اللہ تعالیٰ نے یہ کرم بھی کیا کہ حملہ آور سرغنہ کریم بخش لاشاری لاہوری مرزائی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہوا۔ قدرت کی کروڑوں رحمتیں ہمارے بڑے حضرات کی تربتوں پر کہ ان کا مطمع نظر صرف اور صرف اسلام تھا۔ خلق خدا کی ہدایت ان کے سامنے تھی۔ فوراً کریم بخش لاشاری کے اسلام قبول کرنے کی پیشکش کو نہ صرف قبول کیا۔ بلکہ فوری اسلام قبول کرایا۔ اس نے قادیانیت پر لعنت بھیجی۔ ہمارے حضرات نے اسے نہ صرف معاف کیا بلکہ دینی جذبہ سے بھائیوں کی طرح سینہ سے لگا لیا۔ وہ نومسلم ان حضرات کی بے لوث خدمت اسلام کی تڑپ کو دیکھ کر ایسا پکا مسلمان بنا کہ زندگی بھر مسلمان رہا اور اسلام پر وفات ہوئی۔ البتہ اس کا باپ بدنصیب اللہ وسایا لاشاری مرزائی مرا۔ مولانا بشیر احمد رحمہ اللہ کی طالب علمی کے زمانہ کی ختم نبوت کے دشمنوں کے ہاتھوں مارکٹائی، یوں کئی خوشیوں کے پیغام اور فتوحات کے سامان لائی برأت ثابت ہوئی اور مولانا اس کے دلہا بنے۔

۲...... دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ اس وقت تھیم والا چوک کی مسجد کا امام عادل لاہوری مرزائی تھا۔ اس نے چیلنج دیا کہ مرزائیت حق ہے۔ ہمارے ساتھ مناظرہ کرلو۔ اگر ہم قادیانیت کو حق ثابت نہ کرسکیں تو پچاس روپے جرمانہ دیں گے۔ قادیانیت بھی ترک کریں گے۔ اسلام بھی قبول کریں گے۔ یہ تحریر حضرت مولانا نظام الدین رحمہ اللہ کو اس عادل مرزائی نے بھجوائی۔ مولانا نے جواباً فرمایا کہ ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں اور آپ کی سب شرائط منظور ہیں۔ تاریخ وشرائط طے ہوگئیں۔ مولانا نظام الدین رحمہ اللہ نے مجلس احرار کے مرکز امرتسر سے رابطہ کیا۔ یہ قیام پاکستان سے قبل کی بات ہے۔ امرتسر سے حضرت مولانا قاضی احسان احمد رحمہ اللہ، مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ، مولانا محمد حیات رحمہ اللہ کے علی پور آنے کی منظوری آگئی۔ مرزائیوں کو پتہ چلا تو انہوں نے تھیم والا نقض امن کا عذر کر کے جان خلاصی کی راہ نکالنے کا دجل کیا۔

وہاں پر اس چوک والی مسجد کے ساتھ ایک ہندو کی پراپرٹی تھی۔ اس نے وہ دے دی کہ یہاں مناظرہ کرلو۔ اس جگہ پر آنے سے بھی مرزائی منحرف ہوگئے۔ اس زمانہ میں موضع گھلواں علی پور کا زمیندار شیر محمد صاحب شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اپنا باغ مناظرہ کے لئے پیش کیا۔ ہمارے حضرات کی طرف سے کیا دیر تھی؟ انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کی مدد گردانا۔ اس زمانہ میں علی پور کا تھانیدار سکھ تھا۔ اس نے ثالث بننے اور حفظ امن کا ذمہ اٹھا لیا۔ اب قادیانیوں کی بولتی بند اور بولو رام ہوگئی۔ قدرت نے چاروں طرف سے گھیر کر قادیانیوں کو اسلامی مناظرین کے سامنے لا کھڑا کیا۔ لاہور سے لاہوری مرزائی اور قادیان سے قادیانی مناظر اللہ دتہ جالندھری اور اس کے ساتھی تھے۔ مناظرہ کا دن آیا۔ خلق خدا سے میدان اٹ گیا۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ صدر مناظر نے رسی بندھوائی۔ مسلمان دائیں طرف آگئے۔ قادیانی بائیں طرف ہوگئے۔ مناظرہ شروع ہونے سے قبل ہی اصحاب الیمین واصحاب الشمال کے فرق پر آسمان بھی مسکرا اٹھا۔

تین دن مناظرہ رہا۔ مثالی امن تھا۔ کوئی بدمزگی نہ ہوئی۔ قادیانی فرار کا بہانہ نہ ڈھونڈ پائے۔ اختتام پر سکھ تھانیدار نے بطور ثالث فیصلہ دیا جو یہ ہے:

”حضرات! میں نے تین دن اہل اسلام اور مرزائی حضرات کے مناظرین کے خیالات سنے۔ میں دیانتداری کے ساتھ تمام گفتگو سننے کے بعد یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ اگر خنزیر کا بچہ اپنی ماں سورنی کو چھوڑ کر بھینس کا دودھ پینے لگ جائے تو وہ اس چکر و مکر کے باوجود خنزیر کا بچہ ہی رہے گا۔ کبھی بھینس کا کٹا نہیں بن سکتا۔ اسی طرح مرزائی قادیانی ظاہری اسلامی اعمال کی بجاآوری سے کبھی مسلمان نہیں بن سکتے۔ خنزیر کا بچہ خنزیر اور ہر قادیانی مسلمانوں سے علیحدہ اور غیر مسلم ہے۔ یہ اپنے عقائد کے اعتبار سے کبھی بھی مسلمان شمار نہیں ہوسکتے۔“

لیجئے صاحب! بدھو قادیان کو لوٹے۔ پورا علاقہ اسلام اور ختم نبوت کی زندہ باد کی صداؤں سے جھوم اٹھا۔ اس مناظرہ کے خدام میں اور منتظمین میں نوعمری کے باوجود حضرت مولانا بشیر احمد ؒ بھی نہ صرف شامل تھے بلکہ پھرتیوں اور جذبات کا الاؤ لئے جدھر سے گزرتے حق وصداقت کے پھریرے بلند کرتے جاتے۔ بعد میں تھہیم والا چوک کی موجودہ مسجد کا امام عادل مرزائی مسلمان ہوگیا۔ مسجد مسلمانوں کو واپس مل گئی۔ جو آج بھی مولانا نظام الدین ؒ کے صاحبزادہ مولانا عبدالرحیم کی تولیت میں دو منزلہ نئی تعمیر سے آراستہ و پیراستہ ہے۔

۳...... تیسرا واقعہ: مولانا عبدالرحیم نے یہ سنایا کہ سابقہ دو واقعات کے بعد تو لاہوری مرزائی زمین بوس ہوگئے۔ البتہ پاکستان بننے کے بعد مظفرگڑھ کا ڈی۔سی پیر صلاح الدین قادیانی لگا۔ اس کی شہ پاکر علی پور کے قادیانیوں نے شہر میں تین دن کے جلسہ کا اعلان کردیا۔ مولانا نظام الدین ؒ رفقاء کو لے کر مظفرگڑھ ڈی۔سی کے پاس گئے۔ ملاقات ہوئی۔ اسے بتایا کہ قادیانیوں کے جلسہ سے انتشار ہوگا۔ اس پر پابندی لگائی جائے۔ کما دا جاڑنے والے بدمست جانور کی طرح قادیانی ڈی۔سی نے موٹی اکڑی گردن سے کہا کہ کیا پاکستان میں قادیانیوں کو جلسہ کرنے کا حق نہیں؟ مولانا نے فرمایا کہ قادیانی متنازعہ گفتگو کرتے ہیں۔ کافر ہوکر اسلام کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو مشتعل کرتے ہیں۔ نقض امن کا اندیشہ ہے۔ مصلحت وامن عامہ کے تحت ان کا جلسہ نہیں ہونا چاہئے۔ قادیانی ڈی۔سی نے موٹی گردن کو اکڑا کر کہا کہ قادیانیوں کا جلسہ ہوگا۔ تم نے اس کو روکنے کی کوشش کی تو سب کو گرفتار کر کے ضلع بدر کردوں گا۔ مولانا نظام الدین ؒ احراری ایمان واسلام کی طاقت، عشق رسالت مآب کا پرتو صادق لئے ہوئے تھے۔ ایسے بپھرے کہ ڈی۔سی کے دفتر میں اپنے پاؤں سے جوتی نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھائے۔ جھوٹے ملعون کے بزدل مرید صلاح الدین نے دفتر سے رٹرننگ روم جاکر سانس لی۔ وفد واپس آگیا۔ قادیانیوں کے جلسہ کے دوران جمعہ بھی تھا۔ اس جمعہ کے دن علی پور کمیٹی گراؤنڈ میں اہل اسلام کے مشترکہ جمعہ اور جلوس کا اعلان کردیا گیا۔ مشترکہ اجتماعی جمعہ ہوا۔ گراؤنڈ میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ جلوس نکالا گیا تو پورے بازار اور شہر کے در و دیوار بھی

تنگ دامنی کا گلہ کرنے لگے۔ حق آیا، باطل بھاگ گیا۔ قادیانی آگ بجھ گئی۔ کفر سرنگوں ہوا۔ اسلام کا بول بالا ہوا۔ قادیانیت کی پستی پر زمین بھی عرق آلود ہوگئی۔ اسلام کی سربلندی پر آسمان نے بھی اڑان بھری۔

بات کہاں سے چلی کہاں پہنچی۔ یوں قادیانیوں کے علی پور احتساب میں مولانا بشیر احمدؒ اپنے بزرگوں، دوستوں اور اساتذہ کے ساتھ شانہ بشانہ رہے۔ مولانا بشیر احمدؒ فراغت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوئے۔ ضلع مظفرگڑھ میں ڈیوٹی لگی۔ آپ نے حضرت امیر شریعتؒ، حضرت خطیب پاکستانؒ، حضرت مجاہد ملتؒ، حضرت مناظر اسلامؒ اور دیگر حضرات کے اس ضلع میں دورے کرائے۔ پورے ضلع کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے شعلہ جوالا بنا دیا۔ یاد رہے! مظفرگڑھ کے جس قادیانی ڈی.سی پیر صلاح الدین کا ذکر ہوا یہ ملعون قادیان کے خاندان سے رشتہ بھی رکھتا تھا۔ ریٹائرڈ ہوا۔ راولپنڈی میں پیر ہوٹل کھولا۔ قحبہ خانہ چلاتا تھا۔ شراب وبدکاری، رقص وسرور کے عریاں مناظر کا نذرانہ اپنے مرشد کو قادیان یومیہ پارسل کرتا تھا۔ ضیاء الحق مرحوم کے زمانہ میں اس کے ہوٹل پر چھاپہ پڑا۔ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ سرعام جسم پر کوڑے پڑے۔ منہ کالا کیا گیا۔ صرف اس کا نہیں پوری قادیانیت کا بھی۔ اخبارات گواہ ہیں اور راولپنڈی شہر بھی۔

عرصہ ہوا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے نام پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے کتاب شائع ہوئی۔ اس میں مولانا بشیر احمدؒ کا انٹرویو بھی شامل ہے۔ ملاحظہ فرمایا جاوے جو یہ ہے:

’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک کے دوران میں علی پور مدرسہ نظامیہ میں زیر تعلیم تھا۔ تحریک کے شروع ہوتے ہی ابتدائی دنوں میں مولانا سعید احمد جھنگی والا، مولانا نظام الدین علی پوری، مولانا محمد عمر مظفرگڑھی، غرضیکہ ضلع کی پوری دینی قیادت گرفتار ہوگئی۔ ضلع مظفرگڑھ جماعتی کارکنوں کی تعداد کے اعتبار سے احرار نگر سمجھا جاتا تھا۔ حضرت امیر شریعتؒ نے گاؤں گاؤں پھر کر اس علاقہ میں تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کو سرانجام دیا تھا۔ آپ کے مریدوں کا بھی زیادہ حلقہ اس علاقہ میں ہے۔ گرفتاریوں کے اعتبار سے یہ ضلع بھی کسی ضلع سے کم نہیں رہا۔ تحریک مقدس ختم نبوت میں لوگوں کا جوش وجذبہ قابل دید تھا۔ گرفتاریوں کے لئے لوگ ایک دوسرے سے پہل کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ مولانا قائم الدین، مولانا محمد لقمان، مولانا دوست محمد قریشی اسی ضلع کے نامور خطیب تھے۔ ان حضرات کی خطابت نے عوام کو حوصلہ دیا۔ سب ہی حضرات گرفتار ہوئے۔ غرض کہ علماء وعوام کوئی بھی تحریک میں پیچھے نہ رہا۔ مولانا محمد لقمان علی پوری ان دنوں ننکانہ صاحب، ضلع شیخوپورہ میں مجلس کے مبلغ تھے۔ ضلع شیخوپورہ میں انہوں نے مثالی کام کیا۔ لیکن خود اپنی گرفتاری کے لئے انہوں نے اپنے علاقہ علی پور کا انتخاب کیا۔ تشریف لائے۔ علی پور میں دھواں دھار تقریر کی اور رفقاء سمیت گرفتار ہوگئے۔ ان کے بعض

بدخواہوں نے پولیس کے ساتھ مل کر ایسی دفعات ان پر لگوادیں کہ شاید بروقت پتہ نہ چلتا تو سالوں اندر رہتے۔ بروقت پتہ چل گیا کہ آپ پر بلوہ، قتل پر اکسانے، آگ لگوانے، لوٹ مار کی تمام دفعات لگوادی گئی ہیں۔ تو سردار عبدالرحیم خان پتافی نے اپنے طور پر کوشش کی۔ مگر اس کے باوجود چھ ماہ کی سزا ہوگئی اور ملتان جیل منتقل کر دیئے گئے۔

مولانا بشیر احمد فرماتے ہیں کہ میں مولانا منظور احمد رنوجہ اور دوسرے تین ساتھی، کل پانچ حضرات علی پور سے چلے گرفتاریاں کرانے کے لئے۔ ان دنوں ڈکٹیٹر مولانا فیض رسول جہانپوری تھے۔ انہوں نے ہمیں ملتان بھجوایا۔ ان دنوں ملتان میں اتنے زیادہ کارکن تھے کہ ہماری ہفتوں باری نہ آتا تھی۔ ہم نے مظفرگڑھ جانا مناسب سمجھا۔ دونوں نے وہاں جا کر تقریر کی۔ شب قدر کی آمد آمد تھی اور ہم یہ مقدس شب رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس کے لئے جیل میں گزارنا چاہتے تھے۔ دھواں دھار تقریر ہوئی اور ہمیں گرفتار کر لیا گیا۔ تھانہ صدر کا ایس۔ایچ۔او مرزائی تھا۔ ہم طالب علم تھے۔ ہمیں کھڑا کر کے اس نے گالیوں کی ایسی گردان کی کہ اس پر شیطان اور مرزائے قادیان کی روح بھی تنگی ہوگئی۔ ایک تھانیدار اور دوسرا مرزا قادیانی ایسے احمق کا بدطینت مرید، تو اس سے کیا خیر کی توقع تھی؟ پہلی دفعہ گرفتاری دی تھی۔ علم نہ تھا کہ اب آگے کیا ہونا ہے۔ اس کی بدزبانی پر بل کھا کر رہ گئے۔ تھانیدار کہہ رہا تھا کہ میں آپ کو ایسا سبق سکھاتا کہ آپ کو علم ہو جاتا کہ مرزائیت کے خلاف کیسے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ اے کاش! کہ اس وقت تک وہ مرزائی تھانیدار زندہ ہو اور مرزائیت کی زبوں حالی وپریشانی ورسوائی اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ اقتدار کا نشہ مرزائیت کو ذلت ورسوائی سے نہ بچا سکا۔ ۱۵ر شعبان کو عدالت میں پیش ہوئے۔ تین تین ماہ کی سزا سنائی گئی۔ ملتان جیل لایا گیا۔

ڈویژن بھر کے علماء مشائخ کارکن یہاں پہلے سے براجمان تھے۔ اللہ رب العزت کا کرنا ہوا یہ کہ ۲۹ر رمضان کو رہا کر دیئے گئے۔ مولانا بشیر احمد کی روایت کے مطابق اس دن رہا ہونے والے صرف لیہ شہر کے سوا سو کارکن وعلماء تھے۔ باقی ضلع کو صرف اس ایک شہر کے ایک دن کے رہا شدگان کی تعداد پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ رہا ہو کر ٹرین سے مظفرگڑھ گئے تو اسٹیشن پر استقبال کے لئے پورا شہر امڈ آیا تھا۔ روزہ افطار کیا گیا اور ہر شہر کے لئے علیحدہ علیحدہ سواریوں کا انتظام کیا گیا۔ علی پوری رفقاء کو ایک بس اور ایک ٹرک کے ذریعہ ان کے گھروں کو روانہ کیا گیا۔'' (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء طبع اول ص۵۰۰،۵۰۱)

غالباً تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد مولانا بشیر احمد کا تقرر سکھر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ کے طور پر کر دیا گیا۔ آپ نے سکھر، خیرپور، جیکب آباد، شکارپور، گھوٹکی میں اتنی شاندار اور لائق تقلید تبلیغی جدوجہد کی جس کا آج تک ریکارڈ نہ توڑا جاسکا۔ پہلے سبز مسجد، نواں گوٹھ تالاب والی مسجد میں دفتر قائم رہا۔ پرانے حضرات اور نوجوانوں کے امتزاج سے ایسی تنظیم منظم کی کہ کمال ہوگیا۔

فقیر راقم نے اس دور کے بڑھاپا کے نقش کہن کا ملاحظہ کیا ہے۔ تین تین دن کی ختم نبوت کانفرنسیں ہوتی تھیں۔ کمپنی باغ بھرا ہوتا تھا۔ کراچی سے خیبر تک کی چوٹی کی قیادت شرکت سے سرفرازی بخشتی۔ اپ اور ڈاؤن (آنے جانے والی) دونوں طرف کی ٹرینوں سے مہمانوں کی آمدورفت کا قابل رشک مظاہرہ ہوتا تھا۔ پورے شہر کے دیندار تاجر حضرات، علماء کرام اور دیہات کے اہل دل کے ہاں دن رات زیارت کی فیض یابی حاصل کرتے۔ دن رات جلسہ کیا ہوتا تھا۔ میلہ کا سا سماں لگتا تھا۔ آج کے دور میں تو اس زمانہ کی کہانی بیان کرنا بھینس کے سامنے مرلی بجانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

حضرت افغانی ؒ، حضرت قاضی صاحب ؒ، حضرت جالندھری ؒ، حضرت درخواستی ؒ، حضرت مفتی محمود ؒ، حضرت ہزاروی ؒ، حضرت شیخ القرآن ؒ، حضرت بنوری ؒ، حضرت تھانوی ؒ، حضرت قاسمی ؒ، حضرت قاری محمد اجمل خان ؒ، حضرت مناظر اسلام ؒ، حضرت فاتح قادیان ؒ، سید امین گیلانی ؒ، جانباز مرزا ؒ، سائیں حیات ؒ، حضرت گمانوی ؒ، حضرت بہلوی ؒ، حضرت پیر شریف والے ؒ، حضرت امروٹی ؒ، حضرت ہالیجوی ؒ و دیگر مکاتب فکر کی قیادت جہاں جمع ہوتی ہوگی۔ اس کے کیا اثرات وثمرات مرتب ہوتے ہوں گے۔ ذرا سوچئے اور سر دھنئے۔

پہلے گزر چکا کہ مجلس کا دفتر مسجد میں یا کرایہ کا ہوتا تھا۔ پھر معصوم شاہ مینارہ روڈ پر قطعہ اراضی حاصل کیا۔ مجلس کا ملکیتی دفتر، دکانیں، رہائشی مکان تعمیر ہوئے۔ پہلے دور کی تنگی اور آج کے دور کی وسعت میں مشرق ومغرب کا سا فاصلہ نظر آتا ہے۔ دفتر کی تعمیر میں مرکزی قیادت، مقامی جماعت اور مولانا بشیر احمد ؒ برابر سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ حاجی مانک غازی اور منزل گاہ سکھر کے مقدمات کی بڑی بے جگری سے پیروی کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا رأس المال حضرت امیر شریعت ؒ تھے۔ مجلس کا روح اور دل وجان حضرت جالندھری ؒ کا وجود تھا۔ حضرت قاضی صاحب ؒ، حضرت مولانا تاج محمود ؒ رہنما تھے۔ مولانا لال حسین اختر ؒ، مولانا محمد حیات ؒ، مولانا عبدالرحیم اشعر ؒ مناظرین تھے۔ مولانا عبدالرحمٰن میانوی ؒ، مولانا محمد شریف بہاول پوری ؒ بہترین سریلے ورسیلے واعظ وخطیب تھے۔ مولانا محمد شریف جالندھری ؒ اور مولانا بشیر احمد ؒ بنیادی کارکن تھے۔ دونوں حضرات کے ذمہ جو کام لگتا وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانے کا بھی ہوتا تب بھی یہ مشکل کو آسان کرکے دم لیتے۔ ان حضرات کی محنتوں اور اپنی دون ہمتی پر نظر جاتی ہے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

آخری دور میں مولانا بشیر احمد ؒ کی مرکزی دفتر میں بھی ڈیوٹی لگی۔ یوں پورے ملک کے دورے کئے۔ جذباتی بھڑکیلے خطیب نہ تھے۔ مگر نظریاتی دلوں میں گھر کرنے والی اور دماغوں میں اترنے والی تقریر کے ماہر تھے۔ وہ تنظیمی انسان تھے۔ معاملہ فہم تھے۔ دوررس سوچ کے حامل تھے۔ فقیر کے کئی دھونے انہوں نے دھوئے۔ فقیر کو بھی ان سے نیازمندی پر ناز ہے۔

حضرت مولانا بشیر احمد ؒ نے شادی کی۔ اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ دوسری شادی ایک بیوہ سے کی جن کا پہلے سے بیٹا منیر احمد ملک تھا جو فوج میں ملازم ہوا۔ دوسری اہلیہ سے مولانا کے دو صاحبزادے ہوئے۔ ایک ڈاکٹر، دوسرے انجینئر، دو صاحبزادیاں ہیں۔ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ آپ نے اپنے گاؤں ''مُدرنوجہ'' میں اپنی ملکیتی زمین پر مسجد و مدرسہ اور عیدگاہ و ڈیرہ تعمیر کیا۔ مسجد کے جنوب میں تھوڑی سی جگہ بچ گئی تو پہلے خاندان کے افراد کی قبور بنیں، اب خود بھی وہاں محوخواب ہوگئے۔ اس دن اٹھیں گے جس دن پوری انسانیت جاگے گی۔

مولانا بشیر احمد ؒ کی اولاد اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی۔ دوسری اہلیہ کا بھی وصال ہوگیا۔ خود بھی دل کے ہاتھوں اسیر ہوگئے۔ تبلیغی کاموں میں تعطل تو ضرور ہوا۔ لیکن تعلق منقطع نہیں ہوا۔ آنا جانا رہا۔ میٹنگوں میں شرکت رہی۔ شوریٰ کے رکن بنے۔ مرکزی ناظم تبلیغ کے عہدہ کو عزت بخشی، خوبیوں کا مجموعہ تھے۔ خوب باغ و بہار طبیعت پائی۔ موج میں آتے ماضی کی یادوں کے دریچے وا کرتے تو انگشت بدندان اور نگاہ برآسمان کا منظر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا۔ مولانا بشیر احمد ؒ کو اس وقت یہ اعزاز حاصل تھا کہ انہوں نے حضرت امیر شریعت ؒ سے لے کر موجودہ امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ تک تمام امراء مجلس کی امارت و قیادت، سیادت و رہنمائی اور سرپرستی میں کام کیا۔ اس وقت اس اعزاز میں وہ منفرد شخصیت تھے۔ وہ کیا گئے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ کا ایک یادگار باب مکمل ہوگیا۔

کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ لیکن آخری وقت تک کسی کے محتاج نہ ہوئے۔ یادداشت برابر کام کرتی رہی۔ ۹رفروری ۲۰۱۹ء کو وصال ہوا۔ اگلے دن ظہر کے بعد جنازہ ہوا۔ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے جنازہ پڑھایا۔ علاقہ کے بڑے جنازوں میں سے ایک جنازہ تھا۔ مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا فقیراللہ اختر، مولانا محمد راشد مدنی، حافظ محمد انس، عزیزالرحمٰن رحمانی، مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا عبدالعزیز لاشاری اور حافظ جلیل الرحمٰن صدیقی راجن پور مبلغین مجلس نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ تعزیتی بیان مولانا محمد ابوبکر جام پوری، مولانا محمد کی یا کے والی اور مولانا حبیب اللہ علی پوری کے ہوئے۔ مولانا مرحوم خوب آدمی تھے۔ جنازہ کے شرکاء غم سے نڈھال تھے اور وہ خود خندہ زن۔ اسے انقلابی شخص کہتے ہیں۔ خوب انقلابی تھے اور انتقال کرکے نیا انقلاب برپا کر گئے۔

قارئین جانتے ہیں فقیر اس دنیا سے جانے والے رفقاء کے نثری مرثیے لکھتا ہے۔ ایک ساتھی پر تعزیتی مضمون لکھتے ہوئے خوباں سے چھیڑ خانی بھی ہوگئی تو مولانا بشیر احمد ؒ مضمون پڑھ کر یا دایسے پڑتا ہے کہ ننگے سر ننگے قدم ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ میرے کمرہ میں تشریف لائے اور فرمایا: میاں! میرے متعلق جو

تعزیتی مضمون لکھنا ہے وہ ابھی لکھ کر سنا دیں۔ پتہ نہیں بعد میں آپ کیا لکھ دیں گے۔ فقیر نے عرض کیا کہ یہ تو موقع پر ہوگا۔ اعتبار نہیں تو ابھی تیاری سفر کریں۔ میں ابھی تعزیتی مضمون لکھ دوں گا۔ فرمانے لگے خوب کہی اور لاکھ کی ایک کہی۔ اللہ رب العزت کا فضل ہے، رفقاء ہیں، دوست ہیں، محبتیں بھی ہیں۔ دشمن و نفرتوں سے بھی چھٹکارا نہیں۔ لیکن مولانا بشیر احمد ؒ جیسا معتدل رہنما تو اب ڈھونڈھنے سے بھی ملنے کا نہیں۔ دل پسیج رہا ہے۔ ویسے بھی ان کی یاد نے پژمردہ کر دیا ہے۔ مضمون تو لکھا گیا۔ لیکن سنائیں کسے؟ کوئی دلبر چہار سو نظر دوڑانے سے ان جیسا نظر نہیں آ رہا۔ اللہ باقی وبس اور باقی ہوس!

اللّٰھم اجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ. آمین بحرمۃ النبی الامی الکریم.

وصلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تسلیما.

تحفظ ناموس رسالت پروگرام کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۸ رجنوری ۲۰۱۹ءکو بعد نماز مغرب بیرجیون میں قاری اللہ بخش لانگ کی سرپرستی میں پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنما مولانا عمر حیات اور مولانا منیر احمد ریحان امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا نے بیانات کئے۔ پروگرام کے آخر میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مولانا منیر احمد ریحان کی زیر نگرانی ۳ رفروری کو مسجد کوثر المعروف مولانا شریف نعمانی والی محلہ ریحان میں ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص سندھ نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ پروگرام سے مولانا محمود نعمانی اور مولانا منیر احمد ریحان نے بھی مختصر بیانات فرمائے۔

ماہانہ درس قرآن بسلسلہ تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن بسلسلہ تحفظ ختم نبوت پروگرام ۵ رفروری ۲۰۱۹ءکو مرکزی جامع مسجد راناواہن میں مولانا منیر احمد ریحان امیر عالمی مجلس کہروڑپکا کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ درس قرآن سے خصوصی خطاب میرپور خاص سندھ کے مبلغ مولانا مختار احمد نے کیا۔ اس موقع پر مولانا مفتی محمد امین، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد اعظم چیلہ واہن، قاری شبیر احمد قادر پور رحمنہ، بھائی شاہد علی موجود تھے۔ درس قرآن کے بعد تمام شرکاء میں جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مولانا منیر احمد ریحان کی نصائح ودعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

رفع سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور وفات نبی کریم ﷺ پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم

مولانا عبدالحکیم نعمانی

وفات النبی ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور نبی کریم ﷺ کی وفات پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ لیکن متنبی قادیان آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ غزنویہ ص۴۹، خزائن جلد۱۵ ص۵۸۱ پر خطبہ صدیقی میں حضرت عمر فاروقؓ کے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ عمر فرما رہے تھے کہ:''وانما رفع الی السماء کما رفع عیسیٰ ابن مریم. الخ!''

ترجمہ از مرزا قادیانی:''بلکہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں جیسا عیسیٰ ابن مریم اٹھائے گئے۔''

قادیانی حضرات! حضرت عمرؓ نے حضرت عیسیٰ کے لئے''رفع الی السماء''کا لفظ بولا۔ اس کی تردید کہیں بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منقول نہیں۔ ہاں! حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان محمد اقد مات فرما کر حضرت محمد ﷺ کے''رفع الی السماء''کی تردید فرمادی۔ یعنی یہاں پر مقیس حضرت محمد ﷺ اور مقیس الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کا مقیس کی نفی فرمانا اور مقیس الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی''رفع الی السماء''کی نفی نہ کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور اس پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

نیز تحفہ غزنویہ ص۵۲،۵۳، خزائن جلد۱۵ ص۵۸۶ پر آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''حضرت عمرؓ اپنی رائے کی تائید میں یہی پیش کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔''

معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ مانتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنے پورے خطبہ میں حضرت عمرؓ کے اس بیان وعقیدہ کی تردید نہ فرمانا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ کے''رفع الی السماء''پر اور حضرت محمد ﷺ کی موت پر تمام صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی روحانی خزائن جلد۷ ص۹۳ پر خطبہ ابوبکر صدیقؓ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:''عمرؓ فرمارہے تھے اور منافقوں کو قتل کریں گے اور وہ آسمان کی طرف ایسا ہی زندہ اٹھائے گئے ہیں، جیسا کہ عیسیٰ بن مریم اٹھایا گیا تھا۔''

جناب اس جگہ بھی عیسیٰ، زندہ اور آسمان کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حضرت عمرؓ کے اس مؤقف کی تردید نہ فرمانا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں مگر حضرت محمد ﷺ پر موت آچکی ہے۔

یعنی حضرت عمر فاروقؓ، حضرت محمد ﷺ کی موت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ’’رفع الی السماء‘‘ پر قیاس کر رہے تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے مقیس حضرت محمد ﷺ کے رفع الیٰ السماء کی نفی فرمادی۔ مگر مقیس الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ’’رفع الی السماء‘‘ کی تردید نہیں فرمائی۔ آپ کا تردید نہ فرمانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ’’رفع الی السماء‘‘ اور نبی کریم ﷺ کی وفات پر صحابہ کرام کا اجماع تھا اور اس سے کسی ایک صحابی نے بھی اختلاف نہیں کیا۔

مرزائی حضرات سے چند سادہ سوالات

۱...... اگر آپ لوگوں کے بقول نبی ﷺ کے وصال کے موقع پر اجماع صحابہ وفات عیسیٰ علیہ السلام پر ہو گیا تھا تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان تمام احادیث کا جن میں مسیح کے آنے کی خبر ہے۔ مصداق کس کو سمجھتے تھے؟ کیونکہ مرزا قادیانی کے بقول تو یہ مسئلہ قرون اولیٰ کی آنکھوں سے بھی مخفی رہا کہ اس امت سے کوئی مسیح ہو گا۔

۲...... اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع وفات عیسیٰ علیہ السلام اور مثیل عیسیٰ علیہ السلام کے آنے پر تھا تو پھر ابو ہریرہؓ نے نعوذ باللہ فوراً اس اجماع سے بغاوت کیوں کر دی؟ کیونکہ بقول مرزا قادیانی اس وقت کوئی ایک بھی صحابی ایسا نہیں تھا جو رسول اللہ ﷺ کے وصال کے موقع پر موجود نہ تھا۔

۳...... اگر ابو بکرؓ نے آیت ’’قد خلت‘‘ سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کی تھی تو کسی ایک مقام پر تو خطبہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے یا یہ بتاتے کہ آنے والا مثیل ہے نہ کہ عیسیٰ ابن مریم۔

۴...... اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نعوذ باللہ آیت ’’قد خلت‘‘ سے واقف نہ تھے تو کیا وفات عیسیٰ علیہ السلام صرف اس ایک آیت سے ثابت ہوتی ہے مرزائی احباب کے نزدیک یا ۲۹ اور بھی ہیں؟ کیا اس آیت میں ان کے نزدیک زیادہ صراحت سے وفات عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے یا ’’انی متوفیک‘‘، اور ’’لما توفیتنی‘‘ میں؟ ابو بکر صدیقؓ کو اگر وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنا تھی تو ان آیات سے کیوں نہ کی جو آپ کے بقول زیادہ صراحت سے ان کی وفات ثابت کرتی ہیں؟

۵...... کیا قادیانی پورے خطبہ صدیقی میں ’’فان عیسیٰ قد مات‘‘ کے الفاظ دکھا سکتے ہیں؟

آپ ﷺ کا فرمان مبارک کہ: ’’میرے بعد کوئی نبی نہیں‘‘

ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ کی خدمت میں پانچ سال رہا۔ میں نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تو دوسرے نبی ان کے جانشین ہوتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلیفہ ہوں گے اور وہ بہت ہوں گے۔‘‘ (صحیح بخاری باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

قادیانیت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

ترجمان حقیقت حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ بیسویں صدی کے شہرۂ آفاق دانش ور، عظیم روحانی شاعر، اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ فلسفی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عہد ساز انسان بھی تھے۔ ایسی زندہ جاوید ہستیاں صدیوں میں کہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا دل ملت اسلامیہ کے ساتھ دھڑکتا تھا۔ وہ انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے وارث تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے انحطاط اور تنزل کی گھاٹی کی طرف تیزی سے گرتے عالم اسلام کے تن مضمحل میں ایک نئی روح پھونکی اور اسے انقلاب کی راہ دکھائی۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ خاص پہلو بھی پیش نظر رہے کہ وہ انسانی خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ اعلیٰ تعلیم یافتہ، راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ جہاں تک قادیانیت کا تعلق ہے تو اس حوالے سے تو وہ محرم راز درون خانہ تھے۔ انہوں نے جب بنظر غائر دیکھ لیا کہ مرزائی خود تو مرتد اور کافر ہیں ہی لیکن عامۃ المسلمین کو بھی مرتد بنانے کے لئے کوشاں ہیں اور ''چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد'' کے مصداق اسلام کا لبادہ اوڑھ کر انہیں گمراہ کر رہے ہیں تو وہ اپنی اسلامی غیرت وحمیت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے انتہائی زیرکی ژرف نگاہی سے اس اہم مسئلے کا جائزہ لیا اور اپنے معروضی تأثرات امت مسلمہ کے سامنے واضح انداز میں پیش کر دیئے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا مکمل ادراک تھا کہ ملت اسلامیہ کو جن فتنوں نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا۔ ان میں سب سے خطرناک فتنہ قادیانیت کا ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کی ملت اسلامیہ کے خلاف بڑھتی ہوئی سازشوں کو شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خطبات، مضامین، توضیحات اور خطوط کے ذریعے قادیانیت کی سرکوبی کی اور اس تحریک کے عالم اسلام پر دینی، معاشی اور تمدنی اثرات اور ان کے منفی نتائج سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے حکومت کے سامنے سب سے پہلے یہ مطالبہ پیش کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ یہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ملت اسلامیہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے اندر رہ کر ایک نئی امت تشکیل دے رہے ہیں۔

ایک دفعہ اپنے خط بنام پنڈت جواہر لعل نہرو مؤرخہ ۲۱ رجون ۱۹۳۶ء میں انہوں نے قادیانیوں کے سیاسی رویے کا تجزیہ کرتے ہوئے تحریر کیا: ''میرے ذہن میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' ایک جگہ انہوں نے فرمایا: ''ذاتی طور پر مجھے اس تحریک کے متعلق اس وقت شبہات

پیدا ہوئے جب ایک نئی نبوت کی برتری کا دعویٰ کیا گیا اور تمام عالم اسلام کے کافر ہونے کا اعلان کیا گیا۔ بعد ازاں میرے شبہات نے اس وقت مکمل بغاوت کی صورت اختیار کر لی، جب میں نے اپنے کانوں سے اس تحریک کے ایک رکن کو پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں نہایت نازیبا زبان استعمال کرتے ہوئے سنا۔“ ایک اور موقع پر انہوں نے قادیانی عقائد وعزائم کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”قادیانیت، یہودیت کا چربہ ہے۔“ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے انجمن حمایت اسلام میں سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ سمیت تمام قادیانیوں کو نکال باہر کیا تھا۔ جس کا دکھ قادیانی اب تک نہیں بھولے۔

تازہ مرے ضمیر میں معرکہ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیؐ عقل تمام بولہب

حضرت علامہ اقبال ؒ کی کرب زندگی کا ورق ورق حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت وعقیدت واحترام کے مبارک عنوان سے سجا ہوا ہے۔ حضور ﷺ کا ذکر مبارک آتے ہی علامہ اقبال ؒ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے۔ حالت غیر ہو جاتی، سرد آہیں بھرتے، رنگ زرد پڑ جاتا اور ماہی بے آب کی طرح تڑپتے۔ آپ کے خادم خاص، علی بخش کہتے ہیں کہ حضرت علامہ کے احوال سحر خیزی کا بیان کیا کریں، خوف وخشیت الٰہی اور غلبہ محبت رسول ﷺ میں آنسوؤں کا نہ تھمنے والا سیلاب ہوتا۔ بسا اوقات قرآن مجید کے اوراق دھوپ میں خشک کرنا پڑتے۔ ڈاکٹر طاہر فاروقی اپنی کتاب ”اقبال ؒ اور عشق رسول ﷺ“ میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی نے آپ کی مجلس میں آقائے نامدار ﷺ کا اسم مبارک ذرا بے تکلفی سے لے لیا۔ بس کیا تھا۔ تلملا اٹھے! آنکھیں سرخ ہو گئیں کہ میرے آقا ﷺ کا نام مبارک بے تکلف کیوں لیا ہے؟ اس کم بخت کو اپنی مجلس سے اٹھا دیا۔ پھر پہروں روتے رہے۔

مظاہر العلوم سہارنپور کے استاد حضرت مولانا محمد اسعد شاہ فرماتے ہیں کہ سہارنپور محلہ میرکوٹ میں مشہور شیعہ خاندان اور سادات امروہہ کے ایک ممتاز ونمایاں فرد جناب سید جعفر عباس تھے، انہوں نے یہ واقعہ میرے والد ماجد حضرت مولانا الشاہ محمد اسعد اللہ ناظم اعلیٰ مظاہر العلوم کو حضرت موصوف کے حجرے میں سنایا کہ: ہمارے چچا سید آغا حیدر چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر بلایا۔ حضرت علامہ محمد اقبال ؒ بھی مدعو تھے۔ اتفاق سے بلا دعوت حکیم نورالدین قادیانی بھی آ گیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت علامہ اقبال ؒ تو حکیم نورالدین قادیانی کو دیکھ کر اتنے سخت برہم ہوئے اور یہ بھول گئے کہ یہ کسی دوسرے کا مکان ہے اور داعی کو حق ہے کہ جس کو چاہے، اپنے ہاں مدعو کرے۔ چنانچہ حضرت علامہ نے فرمایا: ”آغا صاحب! یہ کیا غضب ہے کہ آپ نے ختم نبوت کا انکار کرنے والے اور حضور ﷺ کے بعد ایک نئے نبی کو ماننے والے کافر کو بھی مدعو کیا ہے؟“ اور فرمایا کہ: ”میں جاتا ہوں، میں ایسی مجلس میں ایک لمحہ

بھی نہیں بیٹھ سکتا۔'' اس پر حکیم نورالدین خود ہی فوراً سخت نادم ہوکر چلا گیا۔ پھر آغا صاحب نے معذرت کے ساتھ فرمایا: میں نے حکیم نورالدین کو مدعو نہیں کیا تھا، بلکہ وہ بن بلائے آ گیا تھا، اس کے بعد ہی حضرت علامہ مرحوم وہاں بیٹھے۔

علامہ اقبال نوراللہ مرقدہ نے مرزائیوں کی دونوں شاخوں کو خارج از اسلام قرار دے کر ''انجمن حمایت اسلام'' کے دروازے ان پر بند کر دیئے تھے۔ مرزائی لاہوری ہو یا قادیانی، انجمن کا ممبر نہیں ہوسکتا تھا۔ اس واقعہ کی پوری تفصیلات انجمن کے تحریری ریکارڈ میں موجود ہیں۔ ایک دفعہ علامہ اقبال ؒ جنرل کونسل کے اجلاس عام کی صدارت فرمانے لگے تو آپ نے سب سے پہلے کھڑے ہوکر اعلان فرمایا: ''مسلمانوں کی اس انجمن کا کوئی مرزائی (لاہوری یا قادیانی) ممبر نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی کے متبعین کی یہ دونوں جماعتیں خارج از اسلام ہیں۔'' اس وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ قادیانی کرسی صدارت کے عین سامنے بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ہی میاں امیرالدین فروکش تھے۔ حضرت علامہ اقبال ؒ نے ڈاکٹر یعقوب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ: ''مجھے صدر رکھنا ہے تو اس شخص کو نکال دو۔'' ڈاکٹر مرزا یعقوب لاہوری جماعت کے پیرو تھے۔ حضرت علامہ کے اس اعلان سے تھرّا گئے۔ کانپ اٹھے، جزبز ہوئے، کچھ کہنا چاہا، حتیٰ کہ ان کا رنگ فق ہوگیا۔ حضرت علامہ مصر رہے کہ اس شخص کو یہاں سے جانا ہوگا۔ چنانچہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ بینی ودوگوش نکال دیئے گئے، ان کی طبیعت پر اس اخراج کا یہ اثر ہوا کہ بدحواس ہوگئے۔ دوچار دن ہی میں مرض الموت نے آلیا اور اس صدمے کی تاب نہ لاکر جہنم واصل ہوئے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے مدارس دینیہ میں خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ دارالعلوم کبیر والا، جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی وہاڑی، جامعہ ابوہریرہ میلسی، دارالعلوم رحیمیہ ملتان، جامعہ خیرالمدارس ملتان، جامعہ شمس العلوم بستی مولویان رحیم یارخان، جامعہ مظاہر العلوم آرائے بازار، جامعہ المنظور الاسلامیہ صدر، ادرۃ الفرقان شادی پورہ لاہور، جامعہ قاسم العلوم فقیروالی، جامعہ اسلامیہ بورے والا، جامعہ عبیدیہ، جامعہ امدادیہ اور جامعہ محمدیہ فیصل آباد، جامعہ رشیدیہ اور جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال، جامعہ محمودیہ ریناله خورد، جامعہ محمدیہ لاہور، تعلیمی مرکز پیرمحل، امدادالعلوم رجانہ، جامعہ اشرف المدارس لیہ، دارالہدیٰ میرا خیل، جامعہ نورالہدیٰ بنوں، جامعہ مدینۃ العلوم شہید آباد، جامعہ حلیمہ درونیز لکی مروت، دارالعلوم قاضی حسام الدین، انوارالصحابہ جنگل خیل، تعلیم القرآن پراچہ کوہاٹ اور دارالعلوم سرحد پشاور میں ختم نبوت کورس چناب نگر کے حوالہ سے بیانات کیے۔

جناب چوہدری غلام نبی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ!

جناب چیئرمین! آپ کا شکر گزار ہوں کہ ختم نبوت کے مسئلہ کے متعلق جو تحاریک اس خصوصی کمیٹی میں پیش ہوئی ہیں۔ ان پر آپ نے مجھے اپنے افکار اور اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں کے افکار کو پیش کرنے کا موقع بہم پہنچایا ہے۔ جناب والا! میں ایک سیدھا سادہ سا مسلمان ہوں۔ کوئی مذہبی رہنماء نہیں ہوں۔ لہٰذا میں اس مسئلے کے عام پہلوؤں تک اپنی بات محدود کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب والا! قادیانی تحریک نہایت منظم تحریک تھی اور اس کو آگے بڑھانے والے لوگ بہت بااثر رہے ہیں۔ اس وقت انگریز حکومت نے اس کی بہت پذیرائی کی اور اس پودے کو اس ملک کی سرزمین میں، بالخصوص پنجاب میں بڑھنے اور پھولنے کے مواقع انگریز حکومت نے بہم پہنچائے۔

جناب والا! قادیان کے مقام سے میرا آبائی گاؤں بہت کم فاصلہ پر ہے۔ لہٰذا مجھے اس تحریک کو ۱۹۵۵ء سے پھلنے پھولنے اور بڑھنے کا اور اسے دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس تحریک سے جہاں عالم اسلام کو بیشتر نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہاں پنجاب کی سرزمین کو اور پنجاب کے عوام کو جنہیں آزادی کے متوالے ہونے کا فخر حاصل ہے، ان کو اس تحریک سے سب سے زیادہ نقصانات پہنچے ہیں۔ اس تحریک سے پنجاب کے گھر گھر میں دشمنیاں، رشتہ داروں میں بغاوت، عزیزوں میں لڑائیاں ہوتی رہیں اور ایک صدی سے بیشتر مرتبہ معصوم جانیں فسادات کی نذر ہوتی رہی ہیں اور ایک صدی سے پنجاب اس تباہ کن تحریک کی آگ میں جل رہا ہے۔

جناب والا! گورداس پور ضلع کی تقسیم کا مسئلہ اس وجہ سے پیدا ہوا جیسے اس ایوان میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے اپنی اقلیت ہونے کے متعلق برٹش گورنمنٹ کو لکھا ہے جس انداز میں کہ ہم ایک پارسی کے مقابلے میں دو احمدی پیش کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے گورداس پور کا وہ ضلع جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ ان (قادیانیوں) کے نکل جانے کی وجہ سے وہ اقلیت میں تبدیل ہوگئے اور ضلع گورداس پور کی تقسیم ہوئی۔ جس کے نتیجے میں برصغیر کو مسئلہ کشمیر ملا اور اس مسئلے کے نتیجے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تقسیم ہوئی اور ہندوستان کے ساتھ برابر جنگیں ہوئیں۔ جس سے اتنے خون اور اتنے نقصانات معاشی طور پر دونوں ملکوں کو برداشت کرنے پڑے۔ اس کی ڈائریکٹ ذمہ داری جو ہے، وہ اس تحریک (قادیانیوں) پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے ضلع گورداس پور کی تقسیم کے مواقع بہم پہنچائے اور ۵۲ فیصد مسلمانوں کو ۴۹ یا ۴۸ فیصد میں تبدیل کر دیا۔ جس

سے ریڈ کلف کمیشن کو گورداس پور کے ضلع کو تقسیم کرنے اور ہندوستان کے لئے گیٹ وے مہیا کرنے کا موقع ملا۔ تو یہ خدمات ہیں اس تحریک (قادیانی) کی برصغیر کے لئے اور بالخصوص اس ملک کے لئے، پاکستان کے لئے کہ کس انداز میں اس تحریک نے اگر ایک جانب جہاں اس کی روح کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کیا تو دوسری جانب اس ملک کے لئے بار بار جنگ کی آگ کو آگے بھڑکانے کی ذمہ دار بھی یہ تحریک (قادیانی) ہے۔

جناب والا! پھر دنیائے اسلام کو اس تحریک سے جو نقصانات ہوئے، جب کبھی بیت المقدس کا Fall (سقوط) ہوا۔ قسطنطنیہ میں مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔ بغداد میں کوئی Fall (سقوط) ہوا تو اس تحریک کے دعوے داروں نے چراغاں کیا۔ خوشیاں کیں کہ عالم اسلام جو ہے وہ کمزور ہو رہا ہے اور عالم اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے اور مسلمانان عالم کو شکست ہو رہی ہے۔ یہ اس انداز میں اس تحریک کے حامل لوگوں کا جو کردار ہے۔ ان کی جو اسلام دشمنی ہے، وہ کھل کر سامنے آ چکی ہے اور اس امر کا پورے طور پر اندازہ ہو چکا ہے کہ ان لوگوں کو اسلام سے کتنی محبت ہے یا کس حد تک وہ پورے عالم اسلام اور ملت اسلامیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب والا! پاکستان میں انہوں نے جس انداز میں کلیدی اسامیوں پر قبضہ کیا۔ معیشت کو نقصان پہنچایا۔ State within a state (ریاست کے اندر ریاست) کے تصور کو جس انداز میں ہوا دی اور ربوہ کے شہر کو جس انداز میں پاکستان کے دوسرے لوگوں پر بند کر کے پاکستان میں ایک اسٹیٹ قائم کی، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اور یہ باتیں اس ایوان میں کھل کر تسلیم کی جا چکی ہیں۔ پھر خویش پروری اور کنبہ پروری کی بدترین مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔ اس سے آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ پاکستان کی ایڈمنسٹریشن کو اس تحریک سے کس حد تک نقصانات اٹھانے پڑے ہیں۔ سابقہ حکومتیں اس طاقت کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کر سکیں یہ شرف اور یہ سعادت عوامی حکومت اور اس قومی اسمبلی کو میسر آئی کہ انہوں نے اتنا جرأت مندانہ اقدام اٹھایا جب یہ آئین کی تیاری کر رہے تھے تو مسئلہ ختم نبوت کی جانب صدر اور وزیر اعظم کے لئے جو عہد تھا اس میں اس بات کی ضمانت مہیا کر دی کہ جو لوگ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ نہ اس ملک کے صدر بن سکتے ہیں اور نہ اس ملک کے وزیر اعظم بن سکتے ہیں۔ جب تک یہ دنیا قائم رہے گی اس اسمبلی کے ممبروں کو اور بالخصوص عوامی حکومت کو اس بات کا شرف اور اس بات کی سعادت ان کے لئے برقرار رہے گی کہ انہوں نے پہلی مرتبہ اس ملک کی تاریخ میں جرأت مندانہ اقدام کیا کہ جو لوگ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے، ان لوگوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی۔

جناب والا! میری دانست کے مطابق اور میرے حلقہ انتخاب کے لوگوں کی نصائح کے مطابق جو انہوں نے مجھے بلا کر ذہن نشین کرائیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان کو بچانا ہے، اگر اس ملک کی فوج کو نت نئی سازشوں سے بچانا ہے، اگر اس ملک میں ایک غیر جانبدار ایڈمنسٹریشن قائم کرنی ہے، کنبہ پروری سے بچانا ہے اور اس ملک کے دفاتر میں اور اس ملک کی فیکٹریوں میں پرسکون ماحول قائم کرنا ہے، اس ملک کی معیشت

کو مضبوط کرنا ہے، جائیدادوں کو، مکانوں کو، دکانوں کو، محلوں کو، بازاروں کو اگر آگ کے شعلوں سے بچانا ہے، پنجاب کے سادہ لوح مسلمانوں کو اگر خون کی ہولی سے بچانا ہے اور جنرل اعظم کے زمانے کی ۱۹۵۳ء کی تاریخ کو دہرانے سے اجتناب کرنا ہے تو ہمیں اس مسئلے کا صحیح اور مستقل حل تلاش کرنا ہوگا۔ اس میں عالم اسلام کی بہتری ہے۔ اس میں پاکستان کی بہتری ہے اور بالخصوص اس مسئلے کے مستقل حل میں پنجاب کی بہتری ہے۔ اس کو امن کا مسئلہ درپیش ہے۔

جناب والا! یہ سعادت خدائے عزوجل کی جانب سے اس خصوصی کمیٹی کو اور اس ملک کی قومی اسمبلی کے ممبروں کو میسر آئی ہے کہ وہ جرأت کے ساتھ، سچائی کے ساتھ اور ایک مومن کی فراست کے ساتھ اس مسئلے کا یک بارگی حل تلاش کریں۔ اس ملک میں جو فضا اس وقت اس نازک مسئلے کے متعلق پائی جاتی ہے، وہ نہ حکومت سے ڈھکی چھپی ہے اور نہ اس ایوان کے ممبروں سے ڈھکی چھپی ہے۔ اس ملک کے عوام یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو یک بارگی حل کردیا جائے۔ جس مسئلے کی وجہ سے بار بار اس ملک میں فسادات، جنگیں، آگ، گولیاں، چھرے اور سب کچھ چلتا ہے۔ اس مسئلے کو یہ اسمبلی، یہ خصوصی کمیٹی جو ہے وہ یک بارگی حل کرے۔

آپ کے توسط سے اس کمیٹی کے معزز ممبران سے میری استدعا ہے کہ جس بات کو سو سال اور پوری صدی سے برصغیر کے مسلمان اور علماء اپنی تمام آٹھ، آٹھ، بارہ بارہ گھنٹوں کی تقریروں کے بعد حل نہ کرسکے۔ اس کو حل کرنے کی سعادت آپ کے حصے میں آئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم کس انداز میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ کس انداز میں اس ملک کے عوام اور عالم اسلام پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم اس بات کے اہل ہیں کہ اس نازک مسئلے کو جو کہ عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کو گھن کی طرح لگا ہوا ہے کس بہتر انداز میں حل کرتے ہیں۔ جس سے صرف اس ملک کے لوگوں کو ہی *Pacify* (نرم) نہ کیا جاسکے بلکہ گلوب پر بسنے والے دوسرے ممالک جو ہیں، وہ بھی یہ محسوس نہ کریں کہ اس ملک میں کوئی تنگ نظری ہے اور اس ملک میں کوئی ایسے لوگ ہیں جو مسائل کو بہت تنگ نظری کے ساتھ حل کرتے ہیں۔

جناب والا! میری یہ استدعا ہے کہ ہمیں اس بات کا فیصلہ، ایک مسلمان کی *Definition* (تعریف) کا فیصلہ جو ہمارے ذمہ ہوا ہے۔ اس کو ہم انشاء اللہ نہایت بہتر اور اس انداز میں اس کمیٹی سے اس ایوان سے کرکے اٹھیں کہ جس انداز میں ہم نے اس ملک کے کروڑوں عوام کو مشترکہ طور پر، متحدہ طور پر ایک کانسٹی ٹیوشن دیا ہے۔ اسی سپرٹ کے ساتھ اس ختم نبوت کے مسئلے کو بھی حل کرنے میں انشاء اللہ ہم کامیاب ہوں گے۔ میری یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جل شانہ ہمیں طاقت بخشے اور ہماری روحوں کو مضبوط کرے۔ ہمارے دلوں کو مضبوط کرے۔ ہماری فراست جو ہے، ہمیں وہ فراست دے جس سے ہم آئندہ آنے والے ۲،۲ روز میں اس مسئلے کو بہتر انداز میں حل کرسکیں۔ (قومی اسمبلی میں قادیانیت مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ ج۵، ص۲۵۲۹ تا ۲۵۳۲)......!!

حسینہ واجد کی سرکار قادیانیوں کا سالانہ جلسہ منسوخ کرنے پر مجبور

احمد نجیب زادے

بنگلہ دیشی مسلمانوں کے شدید احتجاج اور ملک گیر تحریک کی وارننگ کے بعد حسینہ واجد حکومت قادیانیوں کا سالانہ جلسہ منسوخ کرنے پر مجبور ہوگئی۔ بنگلہ دیشی حکومت نے قادیانیوں کو کہا ہے کہ وہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو محدود کرلیں۔ بصورت دیگران کا تحفظ حکومت کے لئے مشکل ہوجائے گا۔ مقامی قادیانی جماعت کے عہدیداران کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے گروپ اب بھی قادیانیوں کے مرکز کے اطراف موجود ہیں۔ مسلمانوں نے بنگلہ دیشی حکومت کی ضمانت پر یقین کرنے سے انکار کردیا ہے کہ قادیانیوں کا ۲۲رفروری سے شروع ہونے والا سالانہ جلسہ منسوخ کردیا گیا ہے۔

بنگلہ دیشی مسلمان شموئے عبدالرزاق کا کہنا ہے کہ وہ ۲۲رفروری کا انتظار کررہے ہیں اور اگر اس روز ختم نبوت کے منکر قادیانیوں نے کوئی جلسہ منعقد کیا تو وہ کسی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔ بنگلہ دیشی مدارس کی تنظیم حفاظت اسلام کے سربراہ مولانا شاہ احمد شفیع نے حسینہ واجد حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ قادیانیوں کو فی الفور غیرمسلم قراردیں۔ کیونکہ یہ لوگ ختم نبوت کے منکر اور کاذب مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں۔ چنانچہ ان کو بنگلہ دیشی حکومت کسی قانون یا آرڈیننس کے تحت فوری طور پر کافر قرار دے۔ ورنہ حفاظت اسلام راست قدم اٹھائے گی۔ ادھر قادیانیوں کے ترجمان جریدے ”ربوہ ٹائمز“ نے الزام لگایا ہے کہ احمد نگر میں قادیانی کمیونٹی پر مسلمانوں نے حملہ کرکے درجنوں قادیانیوں کو زخمی کردیا ہے۔

اس سلسلے میں مقامی قادیانیوں کی تنظیم کے سرغنہ احمد تبشیر چودھری نے ”نیوایج بنگلہ دیش“ کو ایک مختصر انٹرویو میں بتایا ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے اسے مطلع کیا ہے کہ موجودہ حالات کے سبب مسلمانوں میں شدید ترین اشتعال پھیلا ہوا ہے جس کی وجہ سے قادیانیوں کا سالانہ جلسہ منسوخ کردیا گیا ہے۔ قادیانی جماعت کے سرغنہ احمد تبشیر کا کہنا تھا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں پر حملہ کی ایف.آئی.آر درج کرانے پولیس اسٹیشن گیا تھا۔ لیکن پولیس نے اس کو مطلع کیا کہ جوابی مقدمات اور اشتعال پھیلنے سے خود قادیانیوں کو ہی نقصان ہوسکتا ہے جس کے بعد قادیانی سرغنہ دبے پاؤں واپس آگیا۔ ادھر ڈھاکہ ٹریبون نے بتایا ہے کہ قادیانی مربیوں کے پرچار سے مسلمانوں میں اشتعال درآتا ہے اور مسلمانوں کے ہجوم قادیانی مبلغوں کو اپنے علاقوں سے بزور نکال دیتے ہیں۔ یوں کچھ عرصہ کے لئے قادیانیوں کی سرگرمیاں بند ہوجاتی ہیں۔ لیکن اس کے بعد وہ دوبارہ اپنی مذموم سرگرمیوں میں ملوث ہوجاتے ہیں۔

مقامی ڈپٹی کمشنر ایم.غلام اعظم نے بنگلہ دیشی میڈیا کو بتایا ہے کہ قادیانی جماعت نے ہر سال کی طرح امسال بھی اپنے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے تھے۔ ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا محور سالانہ جلسہ منعقد کیا جارہا تھا، جس پر مقامی مسلمانوں کی تنظیموں سمیت تحفظ ختم نبوت کے علمائے دین نے شدید احتجاج کیا اور حکومت سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا تھا۔ بعدازاں مسلمانوں نے پنچاگڑھ احمد نگر میں احتجاجی مظاہرہ کیا تھا جس میں قادیانیوں اور مسلمانوں کا تصادم ہوگیا۔ تصادم کے نتیجے میں ۵۵؍افراد زخمی ہوئے۔ واقعے کے بعد مسلمانوں اور مدارس کے علماء وطلباء کی تنظیم حفاظت اسلام کے احتجاج پر ڈپٹی کمشنر نے پنچاگڑھ بازار جامع مسجد میں اعلان کرایا کہ مسلمانوں کے مطالبے پر قادیانیوں کا سالانہ جلسہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ اس وقت بنگلہ دیش میں قادیانیوں کی تعداد ۱۵؍ہزار بتائی جاتی ہے۔ قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد حکومتی حفاظت میں برہم باڑیا میں مقیم ہے جس کے بارے میں قادیانی کمیونٹی کا دعویٰ ہے کہ برہم باڑیا میں ۱۰؍ہزار قادیانی مقیم ہیں اور باقی ماندہ میں سے ساڑھے تین ہزار قادیانی کشور گنج میں اور باقی تین ہزار قادیانی میمن سنگھ میں رہتے ہیں۔ ڈھاکہ میں مقیم صحافی عبدالقادر موجدار نے بتایا ہے کہ بنگلہ دیش میں قادیانی فتنہ ۱۹۰۲ء میں پہنچا تھا۔ اس وقت بھی دس ہزار قادیانی برہم باڑیا مرکز میں مقیم ہیں۔ لیکن غیور بنگلہ دیشی مسلمان اور عشاقان رسول ﷺ کے احتجاج کے بعد یہ پہلا موقع ہوگا کہ بنگلہ دیش میں قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ کی اجازت منسوخ کی گئی ہے۔ جس سے مرزائیوں کے منہ لٹک گئے ہیں۔

(روزنامہ امت کراچی مورخہ ۱۷؍فروری ۲۰۱۹ء بروز اتوار ص ۳)

پروفیسر طاہر احمد ڈار شیخوپورہ اپنے خاندان سمیت مسلمان ہوگئے

فروری ۲۰۱۹ء میں قادیانی جماعت ضلع شیخوپورہ کے مرکزی سرکردہ رکن پروفیسر طاہر احمد اپنے خاندان سمیت مسلمان ہوگئے۔ پروفیسر صاحب شیخوپورہ جماعت کے تمام امور کو چلا رہے تھے۔ ان کے مسلمان ہونے سے قادیانیت کو بڑا دھچکا لگا ہے۔ پروفیسر طاہر احمد نے کہا کہ میرا سارا خاندان قادیانی ہے، لیکن میں اور میرے بچے اللہ کے فضل سے حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لے آئے ہیں۔ اس کے لئے میں نے کافی مطالعہ کیا۔ مرزا قادیانی کی کتب میں اس کے دعووں میں بہت جھوٹ اور تضاد پایا۔ میں اپنے متعلقین کو بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ پروفیسر صاحب نے بتایا کہ قادیانیوں کو ورغلایا جارہا ہے ان کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی اور انہیں اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ راقم نے انہیں قومی اسمبلی کا سیٹ پیش کیا۔ وفد کی جانب سے ان کے لئے استقامت فی الدین کی دعا کی گئی۔ وفد میں عالمی مجلس شیخوپورہ کے امیر مولانا امتیاز احمد کاشمیری، چوہدری شفقت علی، سید تجمل حسین شاہ، سید راشد شاہ، جناب حسین معاویہ، جناب یعقوب سندھو اور راقم شامل تھے۔ (محمد خالد عابد مبلغ شیخوپورہ)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

ارفع ذات محمد ﷺ کی (اردو منظوم): شاعر: قمر حجازی: صفحات: ۳۰۴: قیمت: درج نہیں:

ناشر: مکتبہ فجر 15/6 فضل سٹریٹ بیج پیر روڈ نیو مزنگ لاہور: 0302-7356033!

زیر نظر کتاب جنوری ۲۰۱۹ء کے آخری ایام میں موصول ہوئی جس وقت فروری کے شمارہ کی ترسیل اور مارچ کے شمارہ کو پریس بھجوانے کی تیاری ہو رہی تھی۔ زیر تبصرہ کتاب کے دو عدد نسخوں کے ساتھ جناب قمر حجازی صاحب کی طرف سے ایک پیغام بھی موصول ہوا، جس پر درج ذیل الفاظ تھے کہ: ''کتاب کے دو عدد نسخے پیش خدمت ہیں اپنے رسالہ کے قریبی شمارہ میں تبصرہ شائع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور کتاب کے صفحہ ۱۰۲ پر جو نعت شریف ہے اسے بھی اپنے شمارے میں ضرور شائع فرمائیں کہ یہ میرے ایمان وعقیدہ کے ساتھ ساتھ میری نجات کا سامان ہے۔'' مارچ کے شمارہ کے لئے تبصرہ کی تو کوئی گنجائش نہ تھی البتہ صفحہ ۱۰۲ پر درج نعت شریف کو مارچ کے شمارے میں صفحے پر نمایاں جگہ دینے کی سعادت حاصل کی گئی۔ نعت شریف کا عنوان یہ تھا:

مرتبہ آپ ﷺ کا ہے سبھی سے جدا　　خاتم الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ

نعت شریف کے آخری آشعار بھی ملاحظہ فرمائیں:

حشر تک اب نہ کوئی آئے گا　　نہ بروزی نہ ظلی نہ اصلی قمر
ساری مخلوق کے آپ ہیں پیشوا　　خاتم الانبیاء خاتم المرسلینؐ

اب ۲۶ فروری کو اپریل کے شمارہ کی تیاری کے دوران کتاب پر تبصرہ لکھنا چاہا تو معلوم ہوا کہ اوکاڑہ کے مشہور شاعر جناب قمر حجازی صاحب ۱۴ فروری ۲۰۱۹ء کو انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم موصوف نے تقریباً ایک درجن سے زائد مختلف شاعری پر کتب وکتابچے مرتب کئے جن میں ایک کتاب ''ارفع ذات محمد ﷺ کی'' بھی ہے۔ جو ایک سو سے زائد نعت شریف کا مجموعہ ہے اور اس مجموعہ میں جا بجا حضور ﷺ کی ختمی رسالت ومرتبت کا ذکر نمایاں ہے۔ اللہ پاک مرحوم کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازیں اور مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور اس کتاب کو ان کے لئے شفاعت رسول ﷺ کا ذریعہ بنائیں۔ آمین!

قدیم وجدید اولیائے ملتان وگرد ونواح: مرتب: حافظ محمد اسحاق ملتانی: صفحات: ۵۲۸:

قیمت: درج نہیں: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ فوارہ چوک ملتان: 0322-6180738!

ملتان کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ انسانی تاریخ۔ زیر تبصرہ کتاب کا تعلق تاریخ کے اس اہم ترین باب سے ہے، جسے پہلی صدی ہجری کے آخری سرے پر اسلام کے عظیم سپوت اور مسلمانوں کے عظیم سپہ سالار محمد

بن قاسم ؒ نے روشن کیا تھا۔ محمد بن قاسم ؒ تاریخ ملتان میں مسلم دور کی وہ پہلی پہچان ہے جو صبح قیامت تک کے لئے آب حیات پی چکی ہے۔ سرزمین ملتان کے سینہ پر اسلام کا علم بلند ہونے کے بعد ایک مبارک عہد کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد قرآن کریم کی اشاعت کا انتظام، اسلامی کتب خانوں کا قیام اور مساجد و خانقاہوں کا اہتمام اس خطۂ ارض کی پہچان بنا۔ ان خانقاہوں سے اولیاء کرام کا ایک لامتناہی سلسلہ جو حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی ؒ اور حضرت شاہ رکن عالم ؒ کی صورت میں پروان چڑھا تھا وہ آج بھی حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ ایسے حضرات کی صورت میں قائم ودائم ہے۔ انہیں اولیاء کرام کے مقدس تذکروں سے زیر نظر کتاب کو معطر ومعتبر کیا گیا ہے۔ کتاب کی ابتداء میں ملتان کی مختصر مگر جامع تاریخ بیان کی گئی ہے۔ پھر ”اولیائے ملتان حصہ اول“ کے عنوان سے قدیم اولیائے کرام اور ”حصہ دوم“ کے عنوان سے جدید اولیاء کرام کے تذکروں کو جمع کیا ہے۔ بعد ازاں اولیاء ختم نبوت، حضرات قرأ کرام و دیگر اہل علم، اولیاء و مشاہیر تقریباً دوسو حضرات کے مبارک حالات و واقعات یک جا کردیئے ہیں۔ چند اہم مقامات کی رنگین تصاویر بھی کتاب کی زینت ہیں۔

تجلیات عثمانی ؒ (علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ): مؤلف: پروفیسر مولانا محمد انوار الحسن شیر کوٹی: صفحات: ۶۰۷: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ برصغیر پاک وہند کی ایسی ہویدا شخصیات میں سے ایک ہیں، جو علم وعمل کے اعتبار سے آفتاب و ماہتاب جانے جاتے ہیں۔ قرآن وسنت کا خاص ادراک، منطق وفلسفہ میں قاسمی فراست، کلام میں عجیب وغریب فصاحت و بلاغت اور اردو، فارسی وعربی ادب میں نمایاں مقام اللہ نے آپ کو ودیعت کررکھا تھا۔ گویا علم وحکمت میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی ؒ کے صحیح اور جان دار ترجمان تھے۔ سیاسی میدان میں بھی آپ نے گراں مایہ خدمات سرانجام دیں۔ جمعیت الانصار، جمعیت العلمائے ہند اور پھر تحریک آزادی پاکستان کے سرخیل حضرات میں سرفہرست شمار رہے۔ قیام پاکستان کے وقت ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو کراچی میں آپ کے دست مبارک سے وطن عزیز کی پرچم کشائی اس بات کا بین ثبوت ہے۔ آپ ایسی ہمہ جہت شخصیات کسی تعارف کی تو محتاج نہیں لیکن آپ کے وجود کو جام دوام بنانے اور نسل نو کی آگاہی کے لئے آپ کی خدمات کو زندہ جاوید رکھنا فرض بھی ہے اور قرض بھی۔ اسی کی ادائیگی کے لئے پروفیسر انوار الحسن نے زیر تبصرہ کتاب ۱۹۵۷ء میں تالیف فرمائی تھی۔ کتاب کی افادیت کے پیش نظر ساٹھ سال بعد طبع جدید کا اہتمام کیا گیا۔ کتاب میں حضرت علامہ عثمانی ؒ کی حیات کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل حالات یک جا ہیں۔ تجلیات عثمانی ؒ، تصنیفات عثمانی ؒ، مقام تفسیر، مقام حدیث، علم الکلام، منطق وفلسفہ، ادبی مقام، سیاست عثمانی ؒ اور تحریک پاکستان میں کردار، ایسے عنوانات کے تحت ابواب بندی کی گئی ہے۔ عمدہ وخوب صورت طباعت کے ساتھ جدید ایڈیشن کو شائع کیا گیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس وانڈا امیر دل ڈیرہ اسماعیل خان

۱۹ر جنوری ۲۰۱۹ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ کے حوالہ سے وانڈا امیر دل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا محمد کفایت اللہ قاسمی نے کی۔ تلاوت کلام پاک اور حمد و نعت کے بعد مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد عابد کمال، مولانا نور محمد ایم این اے اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت پورے دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ اگر اس عقیدہ میں کمزوری آگئی تو پورے دین کی عمارت کے گر جانے کا خطرہ ہے اسی لئے ہمیں اپنے پورے دین کی حفاظت کے لئے عقیدہ ختم نبوت پر پختہ ایمان رکھنا ہوگا۔ کانفرنس کا اختتام مولانا محمد کفایت اللہ قاسمی کی دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس درابن ڈیرہ اسماعیل خان

۲۰ جنوری ۲۰۱۹ء کو بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بستی چودھواں تحصیل درابن کی مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی شہاب الدین امیر عالمی مجلس تحصیل درابن نے کی۔ نقابت کے فرائض جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد یونس نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد عابد کمال اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ امت مسلمہ کو اپنے تمام تر اختلافات رفع کر کے حضور ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے یک جان ہو جانا چاہئے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا مفتی شہاب الدین امیر عالمی مجلس تحصیل درابن کی دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس گنڈی عاشق ڈیرہ اسماعیل خان

۲۱ جنوری ۲۰۱۹ء کو صبح دس بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل درابن کے زیر اہتمام گنڈی عاشق میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے شاگرد رشید مولانا قاضی مہربان نے فرمائی۔ حمد و نعت کے بعد راقم (محمد رضوان قاسمی)، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد عابد کمال اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے والوں کو اللہ رب العزت نے دنیا میں نشان عبرت بنایا ہے اور آخرت کا معاملہ ابھی باقی ہے۔ کانفرنس مولانا قاضی مہربان کی دعا پر ختم ہوئی۔ (مولانا محمد رضوان قاسمی)

ختم نبوت کانفرنس ڈھیروکی گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیراہتمام ۲رفروری ۲۰۱۹ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء چک نمبر۳۳۴ ج ب ڈھیروکی گوجرہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس کے ذمہ دار محترم جناب عرفان اللہ نے فرمائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد خبیب اور مولانا محمد شریف کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ ہر مسلمان کے لئے حضور ﷺ کی عزت وناموس اور ختم نبوت کا تحفظ کرنا فرض عین ہے۔ حضور ﷺ کا ہر دشمن ہمارا دشمن ہے۔ کانفرنس کے انتظامات میں بھائی محمد ثاقب علی، باقر علی، ثروت اقبال، عتیق الرحمٰن، نعیم صفدر نے بھرپور محنت وکوشش کی۔ الحمدللہ! کانفرنس کامیاب رہی اور مکمل قادیانی سوشل بائیکاٹ کا عہد وپیماں ہوا۔

تحفظ ناموس رسالت وآغوش پیغمبر کانفرنس

۵رفروری ۲۰۱۹ء بروز منگل بلدیہ کمیٹی گراونڈ چچوکی میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک، حمد ونعت کے بعد مولانا عبدالرزاق مجاہد، قاری محمد ابراہیم مفید، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا زاہد الراشدی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیوں نے ہمارے نبی ﷺ کی اہانت کی ہے۔ لہٰذا ہم قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں۔ ہمیں دنیا کا کوئی قانون ہمارے عقیدے کی حفاظت سے نہیں روک سکتا۔ اس موقع پر پروفیسر مسعود الحسن، قاری نور محمد شاکر، مولانا رضاء القاسمی اور حافظ اشرف الحوال موجود تھے۔ ۶رفروری جامعہ محمودیہ رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں بعد نماز عصر بسلسلہ چناب نگر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیراہتمام ۷رفروری بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد نیم والی کمالیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ پیر جی عتیق الرحمٰن نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید قاری محمد عمران نے فرمائی۔ مولانا محمد قاسم گجرلاہور اور قاری شرافت علی مجددی گوجرہ نے ہدیہ نعت اور مرزا قادیانی کی کہانی سنا کر کانفرنس کو دوبالا کردیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد خبیب کے خصوصی بیانات ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ قادیانیت کے زہر کو شربت کی شکل دے کر امت مسلمہ کے حلق میں اتارنے کی ناپاک کوششیں ہورہی ہیں۔ توہین رسالت کے مرتکبین کی براۃ کے راستے ہموار کئے جارہے ہیں۔ ان شاء اللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور پاکستان کے تحفظ کے لئے ہر محاذ پر کوشاں رہے گا۔ کانفرنس میں کثیر علماء کرام اور عوام الناس نے شرکت فرمائی۔ الحمدللہ! کانفرنس کامیاب رہی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بورے والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵ر فروری بروز جمعۃ المبارک مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا حافظ محمد ہارون نعمانی نے نگرانی کی۔ کانفرنس کا آغاز بارہ بجے دوپہر ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور حمد ونعت کے بعد جمعہ سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا محمد انور اوکاڑوی کے بیانات ہوئے۔ خطبہ شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم نے پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد تلاوت کلام پاک قاری زکریا خالد جھنگ نے اور ہدیہ نعت مولانا محمود الرحمٰن عارفی وسید عزیز الرحمٰن شاہ جہانیاں نے پیش کیا۔ بعدازاں مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، عالمی مجلس کے نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی کے بیانات ہوئے۔ قاضی مطیع اللہ سعیدی نے اپنے مخصوص انداز میں سامعین کے دل ودماغ کو معطر کیا۔ مولانا قاری محمد طیب حنفی، مولانا عبدالرزاق، مولانا ناصر محمود راشدی، مولانا عبدالعزیز طاہر سمیت متعدد حضرات سٹیج پر موجود رہے۔ کانفرنس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کا اختتام شام پانچ بجے کے بعد ہوا۔

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس سمبڑیال سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام ۱۸ر فروری ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد عثمانیہ رسول پورہ میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت قاری محمد یونس نے اور نگرانی مولانا یاسر عرفان نعمانی نے کی۔ حمد ونعت کے بعد مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا قاضی احسان احمد کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کا مشن تا صبح قیامت جاری وساری رہے گا۔ اس مشن کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم پوری امت مسلمہ کی ترجمانی کر رہا ہے اور ان شاءاللہ کرتا رہے گا۔ اس موقع پر مولانا مفتی محمد داؤد نفیس، مولانا عبدالباسط فاروقی اور علامہ اویس فاروقی بھی موجود تھے۔

ختم نبوت کانفرنس سنجر چانگ

۲۱ر فروری ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مدرسہ عربیہ خاتم النبیین سنجر چانگ ضلع ٹنڈو الہیار میں نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد سلیم شیخ الحدیث شہداد پور نے کی۔ تلاوت حافظ محمد فیصل اور طالب علم محمد وقاص نے کی۔ جبکہ ہدیہ نعت محمد شہباز، بھائی شفیع محمد نے پیش کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مختار احمد، شیخ الحدیث مولانا صالح الحداد، مولانا غلام حسین میمن سجاول، مولانا نصیر احمد نے خطابات کئے۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے

کہا کہ ختم نبوت وناموس رسالت کے خلاف جاری سازشوں کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گئے۔ قانون ناموس رسالت کی حفاظت جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر کریں گئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے ادا کیئے۔ جبکہ کانفرنس کی میزبانی مولانا محمد بلال مہتمم مدرسہ ہذا نے کی۔ مفتی محمد عرفان اور مولانا قادر بخش، مولانا افتخار نظامانی، مفتی ذوالفقار احمد، مفتی مجیب الرحمن، مفتی عدنان، جامعہ اشرف المدارس کوٹ غلام محمد، جامعہ صدیق اکبر، دارلعلوم اسلامیہ، مدینۃ العلوم ٹنڈو الہیار کے اساتذہ سمیت شہر بھر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ مولانا صالح الحداد کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (مولانا توصیف احمد)

ختم نبوت کانفرنس حیدر آباد

۲۲رفروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ومدرسہ زم زم حیدر آباد کے زیر اہتمام گیارھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ تقریب ختم بخاری شریف جنرل بس اسٹینڈ داؤد خان گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی حیدر آباد نے کی۔ تلاوت حافظ محمد فضل، جب کہ ہدیہ نعت مولانا غلام مرتضی اور حافظ عبداللہ نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، حافظ عبداللہ بن مولانا ضیاء الرحمن طاہر اور راقم نے بیانات کیئے، جبکہ شیخ الحدیث مولانا جان محمد نے مدرسہ زم زم للبنین والبنات کی ۱۴رفاضلات کو بخاری شریف کے آخری سبق کا درس دیا۔ کانفرنس کی میزبانی مولانا ضیاء الرحمن طاہر لطیف آباد نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری مولانا عبدالرحیم صدیقی نے نبھائی۔ کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ سرانجام دیا گیا۔ کانفرنس میں مولانا سیف الرحمن، مفتی محمد عرفان، مولانا عبدالغفار مورو جو، مولانا نور السلام، مولانا سراج الحق، مولانا فضل ربی، مولانا عبدالولی ودیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔ (مولانا توصیف احمد)

ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس بروز ہفتہ ۲۳رفروری ۲۰۱۹ء جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت حضرت مولانا محمد انیس، زیر سرپرستی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سلیم اور زیر نگرانی مولانا تجمل حسین منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری رضا محمد کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ حافظ انعام اللہ انس نے ہدیہ حمد ونعت پیش کیا۔ مولانا ثناء اللہ گِسی، مولانا توصیف احمد، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا قاری کامران احمد، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب پیر شریف کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ ہم پر لازم ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ وفاداری کرتے ہوئے

قادیانیت اور قادیانی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ مولانا قاری محمد امجد مدنی، قاری نیاز احمد خاکخیلی، قاری علی اصغر، قاری محمد تصور، حافظ محمد سلیم بخاری، بھائی عبدالرؤف، مدارس کے طلباء کرام اور کارکنان سمیت کانفرنس کے جملہ امور اور علماء کرام اور دیگر مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ بحمداللہ تعالیٰ کانفرنس میں ہر طبقے کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کا اختتام رات تقریباً ایک بجے ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تین سالہ رکنیت سازی بھی کی گئی۔ جماعت کی طرف سے کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا اور آخر میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ (قاری محمد عبداللہ فیض)

ختم نبوت کوئز پروگرام حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام ۱۱رجنوری ۲۰۱۹ء دفتر ختم نبوت حیدرآباد میں سکول کے اسٹوڈنٹ کا ختم نبوت کوئز پروگرام ہوا۔ جس میں چھٹی تا میٹرک کے چالیس سکولز کے طلباء نے حصہ لیا۔ طلباء کرام کو شعور ختم نبوت وفتنہ مرزائیت (سوالاً جواباً) نامی رسالہ دیا گیا۔ جس میں مختلف موضوعات پر تقریباً ۲۲۳ سوالات وجوابات تھے۔ شعور ختم نبوت وفتنہ مرزائیت رسالہ کو طلباء کرام نے بھرپور یاد کیا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حافظ محمد بشار کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد نے طلباء کرام سے تمہیدی گفتگو اور کوئز پروگرام کی غرض وغایت کو بیان کیا۔ حضرت قاضی نے سوالات کا سلسلہ شروع کیا۔ ایک تا پانچ سوالات کے صحیح جوابات دینے پر مختلف انعامات دیئے گئے۔ پہلے راؤنڈ میں طلباء کرام سے پانچ سوالات کئے گئے۔ آٹھ طلباء کرام نے مکمل جوابات دیئے۔ ان سے اگلے راؤنڈ میں مزید پانچ سوالات کئے۔ دوسرے مرحلہ میں مکمل جوابات دینے والے طلباء کے مابین قرعہ اندازی کی گی۔ جس میں خوش نصیب طالب علم کو بمپر پرائز انعام سائیکل سے نوازا گیا۔ بمپر پرائز انعام سائیکل کے ونر محسن پبلک ہائی اسکول لطیف آباد نمبر ۴ کے اسٹوڈنٹ شاہ زیب بن انور علی بنے۔ انعامات کی مختلف کیٹگیریز بنائی گئیں۔ تمام طلباء کرام کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ کوئز پروگرام میں علماء کرام وعوام الناس نے بھی شرکت کی۔ شرکاء کرام نے پروگرام کو سراہتے ہوئے کہا کہ اسکول کے بچوں کے لئے اس طرح کے پروگرام ہوتے رہنے چاہئیں۔ مولانا قاضی احسان احمد کی دعا سے پروگرام ختم ہوا۔

ختم نبوت کورسز حیدرآباد وٹنڈو الہیار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت آٹو بھان روڈ لطیف آباد نمبر ۲ میں ۲۵ رجنوری بروز جمعہ جبکہ ۲۶ رجنوری کی مسجد کھتری پاڑہ ٹنڈو الہیار میں بروز ہفتہ عصر تا عشاء ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں علماء، تاجر برادری وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ختم نبوت کورس میں مہمان

خصوصی مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان نے ”قانون ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داری، دور حاضر میں نبوت ومہدویت کے جھوٹے دعویدار اور عقیدہ ختم نبوت اور تجارت کے جدید مسائل اور بنیادی اصول“ پر جبکہ مولانا توصیف احمد نے ”اسلام اور قادیانیت کے اصولی اختلاف اور حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم کی حیات اور رفع ونزول“ پر لیکچر دیا۔ختم نبوت کورسز کے انعقاد کا مقصد امت مسلمہ کی ذہن سازی ہے۔آخر میں شرکاء نے تجارت کے متعلق سوالات کیے جس کے مفتی محمد راشد مدنی نے تسلی بخش جوابات دیئے۔حیدرآباد کورس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی جبکہ ٹنڈو الہیار کورس کی صدارت ضلعی امیر مولانا محبوب راشد نے کی۔

دوروزہ ختم نبوت کورس لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیراہتمام ۲۸،۲۹رجنوری ۲۰۱۹ء بروز سوموار، منگل دوروزہ شعور ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ رکھا گیا۔دن کو مدرسہ اشرف المدارس میں گیارہ بجے سے بارہ بجے اور عوام الناس وکاروباری حضرات کے لئے بعد از نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد کرنال میں منعقد کیا گیا۔کورس میں پہلے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کے حوالہ سے لیکچر دیا۔جامع مسجد کرنال میں کورس کی ابتداء قاری محمد عثمان (مدرس شعبہ تجوید جامع مسجد کرنال) کی تلاوت سے ہوئی اور دوسرے دن حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور اوصاف نبوت سے آگاہ کیا۔کورس کے اختتام پر عوام الناس کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔طلباء کرام میں جس نے صحیح سنایا اس کو انعام سے بھی نوازا گیا۔

شعور ختم نبوت کورس رجانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیراہتمام جامعہ امدادالعلوم رجانہ میں ۴روزہ شعور ختم نبوت وفتنہ مرزائیت کورس منعقد ہوا۔جس میں ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے ۳۰رجنوری بروز بدھ کو سیرت امام مہدی علیہ الرضوان اور کادیانیت پر لیکچر دیا۔۳۱رجنوری بروز جمعرات کو مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کادیانیت پر سبق پڑھایا۔یکم رفروری بروز جمعہ کو مولانا محمد مجاہد مختار نے عقیدہ ختم نبوت پر جبکہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۲رفروری بروز ہفتہ کو اسلام اور کادیانیت پر مفصل ومدلل خطاب فرمایا۔کورس کی مکمل نگرانی پیر طریقت مولانا قاری ناصر عمران صدیقی نے فرمائی۔کورس کی اختتامی دعاء وذکر مولانا عبدالقادر خلیفہ مجاز سید جاوید حسین شاہ نے فرمائی۔کورس میں کثیر تعداد میں مردوخواتین نے شرکت فرمائی۔رانا عزیز الرحمٰن کی خصوصی کاوش رہی۔

تحفظ ختم نبوت کورس پسرور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین روزہ کورس ۲۰، ۲۱، ۲۲ ر فروری ۲۰۱۹ء جامع مسجد ختم نبوت ومدرسہ حیات القرآن پسرور میں ضلع سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ کورس کی صدارت حافظ محمد اسحاق، سرپرستی مولانا قاری عبدالحفیظ اعوان اور نگرانی مولانا محمد طیب زاہد اعوان نے کی۔ کورس میں پہلے دن مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے، دوسرے دن مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا غلام مرتضیٰ، جب کہ تیسرے دن مولانا عزیز الرحمن ثانی نے اسباق پڑھائے۔ کورس میں مقامی علماء کرام، سکول وکالج کے ٹیچرز و پروفیسر حضرات اور کالج کے اسٹوڈنٹس سمیت کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ مولانا حافظ محمد قاسم اعوان اور مولانا عبدالباسط اعوان دونوں بھائیوں نے کورس کے حوالہ سے پورے شہر میں ختم نبوت کی صداء بلند کی۔ جید علماء کرام سمیت سکول وکالج اور بار ایسوسی ایشن میں فرداً فرداً ملاقاتیں کیں اور کورس کی اہمیت وضرورت پر زور دیا۔

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس خانیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۲۲، ۲۳ ر فروری کو جامع مسجد المنظور خانیوال میں منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ بعد نماز مغرب تا عشاء رہا۔ کورس کی نگرانی مولانا محمد عبداللہ عابد اور مولانا محمد اکرم نے، جب کہ سرپرستی صاحبزادہ خواجہ عبدالماجد صدیقی نے کی۔ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی نے اسباق پڑھائے۔ مولانا مفتی سمیع اللہ، مولانا محمد رمضان، مولانا رحمت اللہ، قاری عبیداللہ اور مولانا عبدالرؤف نے بھرپور تعاون کیا۔

تحفظ ناموس رسالت پروگرام پہاڑپور بسلسلہ ملین مارچ ڈیرہ اسماعیل خان

تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ کے حوالہ سے ۳۱ ر دسمبر ۲۰۱۸ء بروز سوموار بوقت تین بجے بمقام دارالعلوم صدیقیہ پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام تحصیل پہاڑپور کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا لطف الرحمن نے خصوصی شرکت کی۔ اجلاس میں تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ کے حوالے سے ایک رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں مولانا محمد حمزہ لقمان، قاری محمد کفایت اللہ قاسمی، محمد عثمان معاویہ، سمیع اللہ صدیقی، قاری محمد کفایت اللہ قاسمی اور محمد عثمان معاویہ شامل تھے۔ مجموعی طور پر تقریباً ایک سو پروگرام منعقد ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جو پروگرام منعقد ہوئے ان کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:

۴ ر جنوری کو مولانا محمد اکرم طوفانی نے بمقام دارالعلوم صدیقیہ پہاڑپور میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔ ۷ ر جنوری کو مولانا قاضی احسان احمد نے بمقام مسجد ڈھوتر جدید میں خطاب فرمایا۔ ۱۱ ر جنوری کو

مولانا محمد عابد کمال نے بمقام میانو ڈہ میں خطبہ جمعۃ المبارک، بعد نماز عصر مدرسہ احسن العلوم (تقی شاہ بورڈ کا ٹھگوٹھ، بعد نماز مغرب مسجد صحابہ کرامؓ پہاڑ پور اور بعد نماز عشاء نیازی آباد شاہداؤ میں بیانات فرمائے۔ ۱۴؍جنوری کو مولانا مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے دس بجے تا ظہر مدرسہ رحمانیہ خانو خیل میں، بعد نماز ظہر مسجد قاری داؤد بگوانی شمالی میں، بعد نماز عصر جامع مسجد فاروقیہ شاہداؤ، بعد نماز مغرب جامع مسجد رنگپور اور بعد نماز عشاء بمقام بند کورائی میں بیانات فرمائے۔ ۱۹؍جنوری کو شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے بارہ بجے تا ظہر جامع مسجد زکریا کچہ ملی خیل میں، بعد نماز ظہر جامع مسجد علی المرتضیٰ پہاڑ پور میں اور بعد نماز عشاء سرزمین جمعیۃ واٹڈہ مہردل میں بیانات فرمائے۔ ۲۰؍جنوری بعد نماز فجر مسجد قائد جمعیت عبدالخیل میں درس قرآن سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ ۲۱ جنوری کو مولانا محمد عابد کمال بعد نماز ظہر مدرسہ مظہر العلوم اسلم آباد میں، بعد نماز عصر مسجد شیر عالم کالونی میں، بعد نماز مغرب مسجد فیروز خان (کامرانی آباد) سید علیاں روڈ اور بعد نماز عشاء مراد آباد بگوانی شمالی (مسجد مولوی حضرت اللہ وزیر) میں بیانات ارشاد فرمائے۔ (سمیع اللہ صدیقی)

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کا دورہ ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا چار روزہ دورہ پر ۱۷؍جنوری بروز جمعرات شام کو ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے۔ ان چار دنوں میں پندرہ سے زائد پروگرام منعقد ہوئے۔ جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے: ۱۸؍جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر درس قرآن جامع مسجد خالد بن ولید بستی ترین، خطبہ جمعۃ المبارک مرکزی عیدگاہ کلاں، اور بعد نماز عشاء جامع مسجد عشرہ مبشرہ میں بیان فرمایا۔ رات کا قیام مولانا شیخ محمود الحسن کے گھر پر کیا۔

۱۹؍جنوری بروز ہفتہ کو بعد از ناشتہ مولانا محمود الحسن کے والد گرامی شیخ محمد ایاز محمود شہید کے مزار پر حاضری دی اور دعا مغفرت کی۔ بعد ازاں ڈیرہ شہر کے قدیمی مدرسہ میں طلباء سے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بیان فرمایا۔ دس بجے شورکوٹ کے قریب ختم نبوت چوک کا افتتاح اپنے دست مبارک سے کیا اور جمع غفیر سے مختصر بیان بھی فرمایا۔ بارہ بجے چشمہ بیراج کے قریب بستی کچہ ملی خیل میں اور بعد نماز ظہر جامع مسجد علی المرتضیٰ معاویہ نگر تحصیل پہاڑ پور میں ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ مدرسہ صدیقیہ پہاڑ پور میں عصر کی نماز ادا کر کے واٹڈا مہردل میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس بعد نماز عشاء کے لئے عازم سفر ہوئے۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر بستی پٹیالہ میں خانقاہ یاسین زئی کی مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی۔ یہ بستی مفکر اسلام حضرت مفتی محمود ؒ کی جائے پیدائش بھی ہے۔ نماز کے بعد خانقاہ یاسین زئی کے سجادہ نشین مولانا سید عبداللہ شاہ جو کہ ان دنوں صاحب فراش تھے کی تیمارداری کی۔ بعد نماز عشاء واٹڈا مہردل میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ گاؤں عبدالخیل میں واقع مہمان خانہ میں رات کا قیام کیا۔

۲۰ رجنوری بعد نماز فجر مہمان خانہ کے قریب مسجد میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ ناشتہ کے بعد نو بجے پہاڑوں کے دامن میں ایک ٹیلہ پر مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود ؒ کی قبر مبارک پر حاضری دی۔ حاضری کے بعد تحصیل کلاچی کے لئے عازم سفر ہوئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کے شاگرد رشید مولانا قاضی عبداللطیف ؒ اور مولانا قاضی عبدالکریم کے مدرسہ میں اساتذہ وطلباء سے خطاب کیا۔ خطاب کے بعد ٹانک کے لئے روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مرکزی جامع مسجد ٹانک میں ادا کی۔ بعد نماز ظہر اسی جامع مسجد میں منعقدہ پروگرام سے مفصل بیان فرمایا۔ بعد نماز مغرب ڈیرہ کی تحصیل درابن سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع بستی چودھواں میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کی رپورٹ اسی شمارہ میں دوسرے مقام پر ملاحظہ فرمائیں۔ رات کا قیام خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں ہوا۔

۲۱ رجنوری صبح نو بجے مفتی شہاب الدین امیر عالمی مجلس درابن کے مدرسہ میں طلباء سے بیان فرمایا اور امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔ دس بجے مدرسہ فیض المدارس میں بیان فرمایا اور بعد ازاں آخری پروگرام یعنی ختم نبوت کانفرنس گنڈی عاشق میں شرکت وخطاب فرمایا۔ کانفرنسوں کی رپورٹ الگ موجود ہے۔ (مولانا محمد رضوان قاسمی)

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا دورہ اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی ۲۶ رجنوری ۲۰۱۹ء کو بصیر پورہ ضلع اوکاڑہ میں تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد قاری محمد طیب والی میں مفصل بیان ہوا۔ مولانا محمد عمر حیات اور مولانا عبدالرزاق مجاہد بھی ہمراہ رہے۔ مولانا قاری محمد طیب نے میزبانی وتواضع کی۔

مولانا شجاع آبادی کا دوروزہ دورہ ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی یکم، دوفروری بروز جمعۃ المبارک وہفتہ تشریف لائے۔ چھ پروگرام طے پائے: ۱...... مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار گوجرہ میں مولانا محمد اسعد مدنی کی زیر نگرانی تحفظ ناموس رسالت کے عنوان پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ ۲...... بعد نماز عصر جامعہ امدادیہ گوجرہ میں مولانا مصدق عباس، مفتی حسین احمد، مولانا شہباز، قاری ہدایت اللہ، قاری شرافت علی ودیگر علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ ۳...... بعد نماز عشاء چک نمبر ۳۳۳ ج ب میں خطاب فرمایا۔ ۴...... دوفروری ہفتہ کو درس قرآن جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں زیر صدارت مولانا عبداللہ ارشاد فرمایا۔ ۵...... بعد نماز ظہر، العصر تعلیمی مرکز پیرمحل میں زیر نگرانی مفتی محمد شیراز طلباء کرام واساتذہ عظام سے بعنوان شرکت چناب نگر کورس خطاب فرمایا۔ ۶...... بعد نماز مغرب جامعہ امدادالعلوم رجانہ میں ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب سے خطاب فرمایا۔

مرکزی مبلغین کا چارروزہ دورہ اندرون سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاضی احسان احمد ۲۰ فروری بدھ شب کو چارروزہ دورہ پر سندھ تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین، مولانا مختار احمد، مولانا تجمل حسین، راقم الحروف نے پروگرام ترتیب دیئے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے: ۲۱ فروری بروز جمعرات گیارہ بجے مولانا قاضی احسان احمد نے جامعہ عمر فاروق قاسم آباد حیدرآباد میں طلباء کرام سے بیان کیا۔ طلباء کرام کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ طلباء کرام نے نام لکھوا کر شرکت کا وعدہ کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے حیدرآباد کے معروف دینی ادارہ جامعہ مظاہر العلوم لطیف آباد نمبر نو میں نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد طلباء کرام واساتذہ کرام سے خطاب کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالی۔ بیان کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے طلباء کرام کی تشکیل کی۔ کثیر طلباء کرام نے کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔ شام کو ختم نبوت کانفرنس سنجر چانگ میں شرکت کی۔ جس کی رپورٹ اسی شمارہ میں شائع کی گئی ہے۔ ۲۲ فروری ضلع میرپورخاص میں مبلغین کرام کے بیانات جمعہ ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے میرپورخاص شہر کی جامع مسجد مدینہ شاہی بازار، مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد علی المرتضیٰ گلشن عمیر، مولانا مختار احمد نے ربانی مسجد مکرانی محلہ اور راقم الحروف (توصیف احمد) نے مدنی مسجد پھنور کالونی میں اجتماعات جمعہ سے خطابات کئے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے مرحوم مولانا محمد علی صدیقی کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ناموس رسالت پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اسی روز بعد نماز مغرب حیدرآباد میں اور ۲۳ فروری کو نواب شاہ میں ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت فرمائی۔ ان کی رپورٹیں الگ سے شائع کی گئی ہیں۔ (مولانا توصیف احمد)

مرکزی مبلغین کا دورہ صوابی وچارسدہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین خیبر پختونخواہ تشریف لائے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تین روزہ دورہ کیا۔ ۲۳ فروری کو ظہر کی نماز کے بعد صوابی میں مولانا اعزاز الحق کے روحانی اجتماع جس کا عنوان ہمیشہ ’’ختم نبوت کانفرنس‘‘ منعقد ہوتا ہے، میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی راشد مدنی اور مولانا عابد کمال کے خطابات ہوئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲۳ فروری کی شام کو چارسدہ تشریف لے گئے۔ جہاں مولانا نجیب الاسلام، مولانا عبدالوہاب، بھائی عبدالحمید اور دیگر ساتھیوں نے استقبال کیا۔ اگلے دن ۲۴ فروری کو آپ نے جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات میں مولانا ضیاء الاسلام کی دعوت پر خطاب فرمایا۔ دس بجے جامعہ فیض القرآن والسنہ میں مولانا محمد عبداللہ کی دعوت پر بیان کیا۔ ساڑھے گیارہ بجے جامعہ رقیہ

للبنات میں مولانا ضیاء الحق کی دعوت پر خطاب کیا۔ ساڑھے بارہ بجے کے بعد آپ نے جامعہ عمر موڑ دوے مفتی فضل غفور کی دعوت پر بیان کیا۔ دو بجے جامعہ محمدیہ خانمائی میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر جامعہ مسجد امیر آباد میں ایک جلسے سے بیان فرمایا۔ بعد نماز عشاء شبیر پاؤ گل مولانا نذیر گل، قاری محمد شاکر کی دعوت پر خطاب کیا۔ جس کی صدارت عقیل تنگی کے امیر مولانا خلیل الرحمن نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا نجیب الاسلام تھے۔ ۲۵ رفروری صبح دس بجے جامعہ السلیم تنگی میں بیان ہوا۔ گیارہ بجے تنگی کے ڈگری کالج میں پروفیسر اور اسٹوڈنٹس سے خطاب فرمایا۔ دو بجے جامعہ اسلامیہ فریدیہ کانگڑ میں مولانا ایاز حقانی کی دعوت پر اور پانچ بجے دارالعلوم نعمانیہ شبقدر میں جلسہ سے خطاب کیا۔

مولانا محمد اسحق ساقی کا دوروزہ دورہ ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۲۴،۲۳ رفروری بروز ہفتہ، اتوار کو مولانا محمد اسحق ساقی تشریف لائے۔ جامعہ اسلامیہ امدادیہ گوجرہ، جامعہ احیاء العلوم ماموں کانجن، جامعہ دارالعلوم ربانیہ پچلور جامعہ کمالیہ، جامعہ دارالعلوم ٹوبہ میں بسلسلہ ختم نبوت کورس چناب نگر اور رکنیت سازی کے حوالہ سے بیانات فرمائے اور کثیر طلباء کرام نے کورس میں شرکت کے لئے نام لکھوائے۔ ٹوبہ میں محترم قاضی امتیاز احمد سے محترم قاضی فیض احمد مرحوم کی تعزیت اور دعائے مغفرت کی اور مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ سے جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔

مولانا عبدالستار گورمانی کا دورۂ مدارس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے ''سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس چناب نگر'' کے سلسلہ میں مدارس دینیہ کا دورہ کیا اور ختم نبوت کورس کی اہمیت وضرورت کو بیان کیا۔ کورس میں طلباء کی شرکت کے لئے خواہش مند طلباء کے نام لکھے۔ مولانا گورمانی نے جامعہ اشرفیہ مان کوٹ، جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلم تواں شہر، جامعہ حنفیہ بورے والا، جامعۃ الفاروق بورے والا، جامعہ حسین ابن علی نیازی چوک سمیت متعدد مدارس کا دورہ کیا۔

جناب راحیل احمد کی فتنہ قادیانیت سے اظہار لاتعلقی

۲ راکتوبر ۲۰۱۸ء کو جناب راحیل احمد قادیانیت سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ انہوں نے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ راحیل احمد نے جناب نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ کو ہر اعتبار سے آخری نبی ورسول تسلیم کرتے ہوئے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی پر لعنت بھیجی۔ تمام شرکاء نے نومسلم راحیل احمد کو مبارکباد پیش کی اور اس کے لئے استقامت کی دعا کی۔

مسافران آخرت

ادارہ!

☆...... مرکزی جامع مسجد گنبد والی قصور کے جناب قاری حافظ محمد رفیع ؒ جنوری ۲۰۱۹ء میں انتقال فرماگئے۔ مرحوم انتہائی سادہ اور نیک سیرت انسان تھے۔ انہوں نے مرکزی جامع مسجد قصور میں ۶۰ سال تک دینی خدمات کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس عرصہ میں ۵۴ بار قرآن پاک تراویح میں سنانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے انتہائی مخلص ساتھی تھے۔ جماعت کے کاز اور کارکنان سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا عبدالرزاق مجاہد، قاری مشتاق احمد رحیمی، قاری احسان اللہ، سید زبیر شاہ ہمدانی اور میاں معصوم انصاری نے ان کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا اور لواحقین سے تعزیت کی۔

☆...... یکم رجنوری ۲۰۱۹ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ کے امیر مولانا محمد عبداللہ ؒ وفات فرماگئے۔ مرحوم چالیس سال سے منکیرہ کی عوام کی دینی رہنمائی کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے اور سیئات سے درگزر فرمائے۔ مبلغ بھکر مولانا محمد ساجد نے مولانا کے صاحبزادہ مولانا محمد عمر سے تعزیت کی۔

☆...... ۲۴رجنوری ۲۰۱۹ء کو مولانا عبداللہ بھکری کی اہلیہ محترمہ، مولانا صفی اللہ اور مولانا کفایت اللہ کی والدہ انتقال کرگئیں۔ ۲۴رجنوری کو ظہر کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے جنازہ میں شرکت کی اور مولانا صفی اللہ اور مولانا کفایت اللہ سے تعزیت کی۔

☆...... حکیم صوفی محمد یوسف کی اہلیہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سبزہ زار لاہور اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا عبدالرؤف، حافظ عبدالغفار، حافظ مقبول احمد، حافظ مسعود احمد کی والدہ محترمہ ۳۰رجنوری ۲۰۱۹ء کو قضائے الٰہی سے انتقال کرگئی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ایچ بلاک سبزہ زار جنازگاہ لاہور میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مدیر دارالعلوم مدنیہ رسول پارک، شیخ الحدیث مولانا محب النبی مدظلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء، طلباء، سیاسی وسماجی شخصیات اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ پانچوں بیٹے حافظ قرآن ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائیں اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین! قارئین لولاک سے بھی دعائے مغفرت کی التجا ہے۔

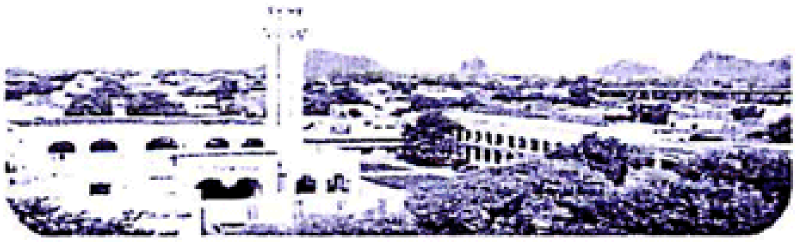

اعلان داخلہ

برائے سال 1440-41ھ

ملک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ

زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

ایک سالہ تخصص فی الافتاء وعقیدہ ختم نبوت

داخلہ کا دورانیہ: 9 شوال المکرم تا 14 شوال المکرم

15 شوال المکرم سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوگا

خصوصیات

- عقیدہ ختم نبوت کی خصوصی تعلیم
- جدید اسلامی معیشت کی تعلیم
- تحقیقی موضوعات پر مقالہ نگاری
- مقاصد شریعت اور قواعد فقہیہ کی تعلیم
- اردو، عربی کمپوزنگ کی ٹریننگ
- جدید فن تحقیق سے آگاہی
- تمرین افتاء (100 عدد)
- فن تقابل ادیان سے آگاہی
- ڈیجیٹل لائبریریز کا استعمال
- مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز
- فن خطابت پر خصوصی توجہ
- ماہر وتجربہ کار اساتذہ کرام

سہولیات

- رہائش اور کھانا پینا بالکل مفت
- پانچ سے دس ہزار روپے تک کی مفت کتابیں
- صاف ستھرا اور کشادہ ماحول
- ماہانہ 1500 روپے وظیفہ
- مفت علاج معالجے کی سہولت
- جدید سسٹم سے آراستہ وسیع لائبریری

نصاب

پہلی سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	اصول الافتاء
2	اسلام اور جدید معیشت وتجارت
3	تقابل ادیان
4	درس ختم نبوت
5	مقدمہ شامی
6	کمپیوٹر کلاس

مطالعہ

دوسری سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرۃ
2	تقابل ادیان
3	درس ختم نبوت
4	میراث
5	الاشباہ والنظائر

مطالعہ

تیسری سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	تقابل ادیان
2	درس ختم نبوت
3	مناہج البحث والتحقیق

مطالعہ

نوٹ: حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب مختلف اوقات میں مخصوص اسباق پڑھائیں گے۔ اسی طرح مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز بھی ہوا کریں گے۔

رابطہ: دفتر انتظامیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (چنیوٹ)

0300-4304277
0300-6733670
0301-3428937
0302-7864929

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فہم ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

26 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

بتاریخ 13 اپریل 2019 تا 2 مئی 2019

بمطابق 7 شعبان تا ۲۶ شعبان

زیر سرپرستی استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ: شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ:
مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670